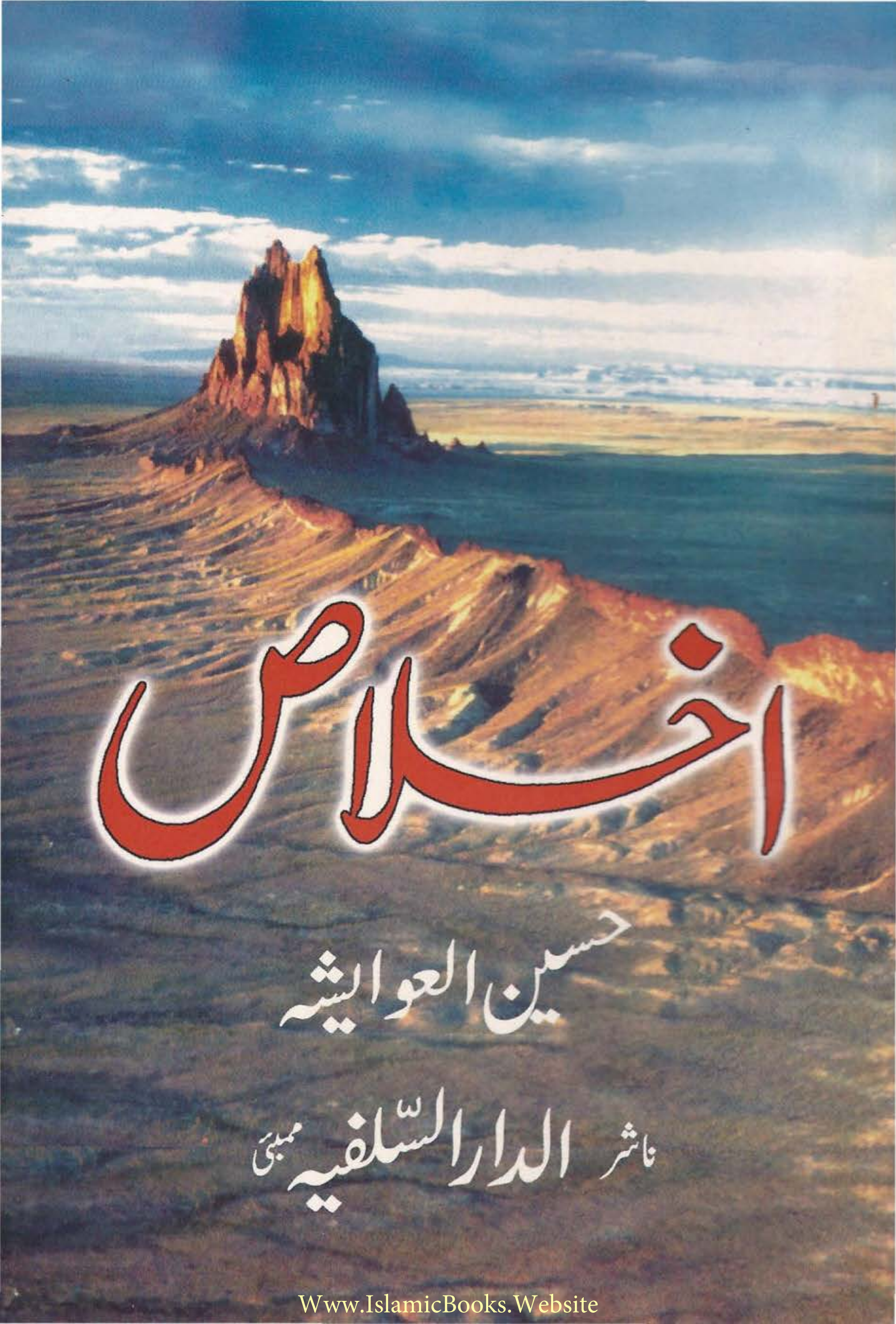

اخلاص

حسین العوایشہ

ناشر الدار السلفیہ ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

اخلاص

تالیف

حسین العوایشہ

ترجمہ
زبیر احمد سلفی

تصحیح و تقدیم
مولانا مختار احمد ندوی

ناشر

الدار السلفیہ ممبئی

Www.IslamicBooks.Website

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات الدار السلفیہ نمبر ۱۶۳

نام کتاب	:	**اخلاص**
مؤلف	:	حسین العوایشۃ
نام مترجم	:	زبیر احمد سلفی
تصحیح وتقدیم	:	مختار احمد ندوی
طابع	:	اکرم مختار
ناشر	:	الدار السلفیہ ممبئی
تعداد اشاعت (بار اول)	:	ایک ہزار
تاریخ اشاعت	:	مئی ۲۰۰۱ء
قیمت	:	۴۵/ روپے

ملنے کا پتہ

دار المعارف

۱۳/ محمد علی بلڈنگ، بھنڈی بازار، ممبئی - ۳

فون: - ۳۷۱۶۲۸۸

Www.IslamicBooks.Website

فہرست

عرض ناشر ۹

مقدمہ ۱۱

پہلی فصل: اللہ کے لئے اخلاص ۱۳

عمل کی قبولیت کے شرائط ۱۳

اخلاص کا حکم اور ریاء وشرک سے بچنے کی تاکید ۱۴

شیطان اور اس کے مکر وفریب سے بچنے کا حکم ۱۸

اعمال میں اللہ کے لئے اخلاص پیدا کر کے تقرب حاصل کرنا ۲۲

حضرت یوسف علیہ السلام کو اخلاص کی وجہ سے نجات ملی ۲۵

مؤمن لڑکا ۲۶

خانۂ کعبہ کے پاس حضرت ابراہیم اور ان کی بیوی کا قصہ ۳۳

عذاب آخرت کے ڈر سے نیکیاں کرنا ۳۷

مظلوم اور مضطر کی دعا کیوں قبول کی جاتی ہے ۳۹

اہل اخلاص کی صحبت اور ان کے اخلاص سے فائدہ ۴۷

اعمال میں اخلاص کے فضائل ۴۹

توحید میں اخلاص ۴۹

نیت میں اخلاص ۵۰

نماز میں اخلاص ۵۰

Www.IslamicBooks.Website

سجدہ میں اخلاص ۵۱
رمضان کی راتوں میں نماز پڑھنے میں اخلاص ۵۲
شب قدر میں نماز پڑھنے میں اخلاص ۵۲
مسجد سے محبت رکھنے میں اخلاص ۵۲
نماز کے لئے نکلنے میں اخلاص ۵۳
مسجد میں انتظار کرنے میں اخلاص ۵۴
اذان کا جواب دینے میں اخلاص ۵۴
روزہ رکھنے میں اخلاص ۵۵
زکوٰۃ ادا کرنے میں اخلاص ۵۶
صدقہ کرنے میں اخلاص ۵۷
حج کرنے میں اخلاص ۵۷
شہادت کے طلب کرنے میں اخلاص ۵۸
دشمن کی سرحد پر نگرانی کرنے کے لئے قیام ۵۸
غازی کے لئے سامان مہیا کرنے میں اخلاص ۵۹
جہاد میں اخلاص ۵۹
توبہ میں اخلاص ۵۹
استغفار میں اخلاص ۶۱
رونے میں اخلاص ۶۲
ذکر میں اخلاص ۶۲
صدق میں اخلاص ۶۲

Www.IslamicBooks.Website

صبر میں اخلاص ۶۲
اللہ پر توکل کرنے میں اخلاص ۶۳
محبت میں اخلاص ۶۵
اللہ کی خاطر زیارت کرنے میں اخلاص ۶۶
والدین کی اطاعت میں اخلاص ۶۶
اللہ کے لئے منکر چھوڑنے میں اخلاص ۶۷
مزدوری ادا کرنے میں اخلاص ۶۷
نیت میں اخلاص اگرچہ عمل نہ کیا ہو ۶۸
زہد میں اخلاص ۶۸
تواضع اختیار کرنے میں اخلاص ۶۹
مسجد بنانے میں اخلاص ۶۹
سیکھنے اور سکھانے کے لئے مسجد رسول ﷺ کی زیارت ۶۹
غازی کے لئے سامان مہیا کرنے میں اخلاص ۶۹
مسلمان کے جنازے میں شامل ہونے میں اخلاص ۷۰
کھانا کھلانے میں اخلاص ۷۱
دعا میں اخلاص ۷۲
بعض چیزوں میں اخلاص کا وہم ہوتا ہے لیکن..... .... ۷۳
دوسری فصل: ریاء اور اس کی قسمیں ۷۶
جسمانی ریاء ۷۶
لباس میں ریاء ۷۶

Www.IslamicBooks.Website

قول میں ریاء ۷۶
عمل میں ریاء ۷۷
دوستوں اور زائرین کے ذریعے دکھاوے کا کام کرنا ۷۷
بعض چیزیں ریاء اور شرک معلوم ہوتی ہیں لیکن ۷۷
کسی خیر کے کام پر لوگ اگر کسی کی تعریف کریں ۷۷
عبادت کرنے والوں کو دیکھ کر عبادت کیلیئے اٹھ کھڑا ہونا ۷۸
اچھا کپڑا اور اچھا جوتا پہننا ۷۹
گناہوں کا چھپانا اور لوگوں سے بیان نہ کرنا ۷۹
شہرت طلب نہ کرتے ہوئے شہرت کمانا ۸۰
ریاء کا علاج اور اس سے چھٹکارا پانا ۸۱
اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے اسماء وصفات کی عظمت ۸۱
قبر کے عذاب اور نعمت کو جاننا ۸۵
جہنم کے عذاب کو جاننا ۹۵
جنت کی نعمتوں کو جاننا ۹۸
موت کو یاد کرنا اور آرزوؤں کو کم کرنا ۱۰۱
دنیا کی قیمت اور فنا کو جاننا ۱۰۳
دعا کرنا ۱۰۵
اس بات سے ڈرنا کہ کہیں ریاء کی حالت میں خاتمہ نہ ہو جائے ۱۰۶
بھلائی کا کام کثرت سے کرنا اور چھپ کر کرنا ۱۰۷
مخلص، متقی اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا ۱۰۷

Www.IslamicBooks.Website

ریاء سے خوف ۱۰۸
اللہ کی مذمت سے بھاگنا ۱۰۹
یہ پسند کرنا کہ اللہ اس کو یاد کرے خواہ دوسرے ۱۰۹
اس چیز کو جاننا جس سے شیطان بھاگتا ہے ۱۱۰
شیطان جن چیزوں سے بھاگتا ہے ان کا ذکر ۱۱۰
تیسری فصل: اخلاص کے فوائد اور ریاء کے نقصانات ۱۲۳
اخلاص کے فوائد ۱۲۳
امت کی نصرت و فتح ۱۲۳
عذاب آخرت سے نجات ۱۲۳
آخرت میں درجات کی بلندی ۱۲۴
دنیا میں گمراہی سے نجات ۱۲۶
ہدایت میں زیادتی کا سبب ۱۲۶
آسمان والوں کا مخلص سے محبت کرنا ۱۲۶
دنیا میں مخلص آدمی کا محبوب و مقبول ہونا ۱۲۷
لوگوں میں اچھی شہرت ۱۲۷
دنیا کی تکلیفوں کا دور ہونا ۱۲۷
دل کو اطمینان حاصل ہونا ۱۲۸
نفس میں ایمان کا مزین ہونا اور کفر سے نفرت ہونا ۱۲۸
اہل اخلاص کی صحبت کا ملنا ۱۲۹
دنیا میں مشقتوں کا برداشت کرنا ۱۲۹

Www.IslamicBooks.Website

ایمان کے ساتھ خاتمہ ۱۲۹
دعاؤں کا قبول ہونا ۱۲۹
قبر میں نعمتوں اور خوشیوں کا حاصل ہونا ۱۳۰
ریاء کے نقصانات ۱۳۰
امت کو شکست لاحق ہونا ۱۳۰
آخرت میں عذاب ۱۳۰
دنیا میں گمراہی میں زیادتی ۱۳۱
آسمان والوں کا ریاء کار سے بغض رکھنا ۱۳۳
دنیا والوں کا اس سے بغض رکھنا ۱۳۴
دل میں قلق و پریشانی ۱۳۴
برے خاتمہ کی دھمکی ۱۳۴
مخلوق کے سامنے اس کی رسوائی ۱۳۵
چوتھی فصل: اخلاص کے بارے میں احادیث واقوال ۱۳۶
اخلاص سے متعلق حدیثیں ۱۳۶
اخلاص کے بارے میں عمدہ اقوال ۱۴۰
اخلاص کو اختیار کرنے اور ریاء سے بچنے کے بارے میں سلف
صالحین کے اقوال ۱۴۱

Www.IslamicBooks.Website

عرض ناشر

علامہ حسین العوایشہ کی یہ کتاب ''الاخلاص'' اپنی معنویت، غرض وغایت اور موضوع کے اعتبار سے نہایت اہم اور دین میں بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتی ہے، کیوں کہ اللہ کے نزدیک اعمال کی قبولیت کی دو شرطیں ہیں اول یہ کہ، عمل صرف اللہ کی رضا کے لئے کیا گیا ہو، اور دوسرے یہ کہ وہ عمل اللہ کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق کیا گیا ہو، یعنی کسی بھی مقبول اور صالح عمل کے لئے ضروری ہے کہ اس کے کرنے کا حکم اللہ نے دیا ہو اور وہ حکم الٰہی اللہ کے رسول ﷺ کے طریقے پر کیا گیا ہو، عوامی زبان میں عمل صالح کی تعریف یہ ہوئی کہ حکم اللہ کا اور طریقہ رسول اللہ کا، تب عمل صالح ہوتا ہے اور اللہ کے نزدیک مقبول ہوتا ہے، جیسے کہ نماز جس کے لئے اللہ نے حکم فرمایا ہے: ﴿اقیموا الصلوٰۃ﴾ (نماز قائم کرو) اور اس حکم الٰہی پر عمل کرنے کی بابت آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: ''صلوا کما رأیتمونی اصلی'' (نماز ایسی پڑھو جیسی تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے)

کوئی عمل خالص اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہ صالح یعنی حکم الٰہی اور طریقۂ رسول کے مطابق نہ ہو، اسی کے ساتھ یہ بنیادی حقیقت بھی ہمیشہ یاد رکھی جائے کہ عمل کا دارومدار عمل کرنے والے کی نیت پر ہوتا ہے، نیت اگر اللہ کی رضا ہے تو وہ عمل اللہ کے نزدیک مقبول ہوتا ہے، اگر ریاء کاری اور دنیا کی غرض ہے تو وہ عمل مقبول اور اجر وثواب کے قابل نہیں ہوتا، عمل چاہے کتنا ہی بلند اور پاکیزہ

Www.IslamicBooks.Website

ہو خواہ وہ نماز ہو یا زکوٰۃ وصدقات، شہادت ہو یا تعلیم وتبلیغ سب کے قبولیت کی اولین شرط یہی ہے کہ وہ اللہ کی رضا کی نیت سے کیا گیا ہو، اور اخلاص وللّٰہیت اس کی بنیاد ہو۔

زیرِ نظر کتاب میں اخلاص کا حکم اور شرک وریاء سے بچنے کی سخت تاکید کی گئی ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اخلاص کے بغیر اللہ کا تقرب ممکن نہیں ہے، نیز اعمال صالحہ میں اخلاص کی خیر وبرکت کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے، چنانچہ کتاب تمام اہم اعمال صالحہ مثلاً توحید میں اخلاص، نیت میں اخلاص، نماز، زکوٰۃ، رمضان، مسجد میں نماز کے لئے انتظار کرنے، حج اور جہاد، توبہ واستغفار، صدق وذکر، صبر وتوکل، والدین کی اطاعت، دعا، صدق وامانت، لباس اور خوارک، غرض زندگی کے تمام اعمال میں اخلاص کی اہمیت کا ذکر قرآن اور احادیث کی روشنی میں کیا گیا ہے، ساتھ ہی ریاء اور شہرت کا علاج، تقویٰ اور خشیت الٰہی کے احکام وفضائل تفصیل کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں، جن کو پڑھ کر ایک مؤمن کے قلب پر بڑا پاکیزہ اثر پڑتا ہے، یہ کتاب اپنے موضوع پر بڑی اہم اور مفید ہے جسے علماء عوام سب کو پڑھنا چاہیے۔ ادارہ الدار السّلفیہ نے اس کتاب کے ترجمہ وتصحیح پر بڑی محنت کی ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اسے اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے مفید بنائے اور مصنف، مترجم اور ناشرین سب کے لئے باعث اجر بنائے۔ (آمین)

مختار احمد ندوی

مدیر الدار السّلفیہ

۱۲/مئی ۲۰۰۱ء

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

إن الحمد لله ،نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا ،من يهده الله فلا مضل له ،ومن يضلل فلا هادي له ، وأشهد أن لا إله إلاالله وحده لا شريك له ،وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أما بعد:

آج انسانیت روئے زمین پر سعادت کی تلاش میں مختلف کام کر رہی ہے۔ ہر مذہب، ہر عقیدہ وخیال کے لوگ انسانیت کی سعادت مختلف چیزوں میں بتاتے ہیں، لیکن بہت ہی کم لوگوں کو حقیقی سعادت حاصل ہو رہی ہے اور اکثر لوگ بدبختی میں مبتلا ہیں۔ دنیا میں ان کی بدبختی ظاہر ہے،اور آخرت میں جوان کو عذاب ہوگا اس پر جس قدر ماتم کیا جائے کم ہے، جب کہ حق وباطل کا راستہ بالکل واضح ہے، حقیقی سعادت دراصل اللہ کی معرفت ہے اوراس کی اطاعت ہے لیکن یہ چیز اسی وقت حاصل ہوسکتی ہے جب عمل میں اخلاص ہو،اور اگر کوئی شخص بغیر اخلاص کے سعادت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو اس پر شاعر کا یہ شعر منطبق ہوگا

اذالم یکن من اللہ عون الفتی
فأول ما یجنی علیه اجتهاده

Www.IslamicBooks.Website

ترجمہ: اگر نوجوان کے لئے اللہ کی مدد شامل حال نہیں ہوئی تو سب سے پہلے اس کی کوشش میں غلطی ہوگی۔

آدمی جب تک اللہ کی معرفت اور اخلاص کے بغیر سعادت حاصل کرنے کے لئے عقل کے گھوڑے دوڑائے گا وہ بدبختی کے غار میں گرتا ہی جائے گا۔

اللہ کے لئے عمل میں اخلاص ہی انسان کو بدبختی و عذاب سے بچا سکتا ہے، اس کا تجربہ دنیا کے سب سے افضل انسان، انبیاء و رسل نے کیا ہے، پھر صحابہ و تابعین نے کیا ہے، وہ دنیا میں بھی کامیاب رہے اور آخرت میں ان کے لئے جو جنت نعیم ہے اس کی تو کوئی مثال نہیں۔

اخلاص کی اسی اہمیت کو مدنظر رکھ کر میں نے اس کتاب کی تصنیف کی ہے اور اس کے بارے میں جو صحیح حدیثیں ہیں ان پر اعتماد کیا ہے۔

میں اپنے فاضل شیخ ناصر الدین البانی کا شکر گذار ہوں جنہوں نے صحیح حدیثوں کے بارے میں میری رہنمائی کی، میں نے خاص طور سے ان کی تخریج اور تحقیق جو منذری کی کتاب ''الترغیب والترھیب'' پر ہے سے استفادہ کیا ہے، میں اپنے ان تمام دوستوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کے نکالنے میں میری رہنمائی کی، اللہ انہیں جزائے خیر دے، اللہ ہمارے اعمال میں اخلاص پیدا کرے، اور قیامت کے دن اس کتاب کو ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

Www.IslamicBooks.Website

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی فصل
اللہ کے لئے اخلاص

عمل کی قبولیت کے شرائط کیا ہیں؟

اے میرے اسلامی بھائی! ایک قدم آگے بڑھنے سے پہلے تمہارے لئے یہ ضروری ہے کہ تم اس راستے کو جان لو جس میں تمہاری نجات ہے، تم اپنے نفس کو بہت زیادہ عمل کر کے نہ تھکاؤ کیونکہ کثرت سے عمل کرنے والے بہت سے لوگوں کو دنیا میں تھکاوٹ کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور ہر چیز سے پہلے تم یہ جان لو کہ عمل کے مقبول ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟ عمل قبول ہونے کی دو اہم شرطیں ہیں جن کا پایا جانا بیحد ضروری ہے ورنہ عمل مقبول نہیں ہوگا۔

۱۔ عمل صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے ہو۔

۲۔ عمل اس طریقے کے مطابق ہو جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول نے اپنی سنت میں مشروع کیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اگر کسی عمل میں ان دونوں شرطوں میں سے کوئی شرط نہیں پائی گئی تو وہ عمل صالح اور مقبول نہیں ہوگا جس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے:

﴿فمن كان يرجوا لقاء ربه فليعمل عملاً صالحاً ولا يشرك بعبادة ربه احدا﴾ (سورہ کہف ۱۱۰)

تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ عمل صالح ہو یعنی شریعت کے مطابق ہو، پھر حکم یہ دیا ہے کہ وہ عمل اللہ کے لئے خالص ہو اور اس کے سوا کسی دوسرے کے لئے نہ ہو۔

حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں کہتے ہیں: کہ یہ دونوں مقبول عمل کے لئے رکن ہیں، عمل کا اللہ کے لئے خالص ہونا اور رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ اور اسی طرح سے قاضی عیاض وغیرہ کا بھی قول ہے۔

اخلاص کا حکم اور ریاء وشرک سے بچنے کی تاکید

اے میرے مسلم بھائی! یہ بات جان لو کہ عمل کے لئے نیت ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر آدمی کے لئے وہی چیز ہے جس کی اس نے نیت کی۔ (بخاری، مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

اور نیت میں اللہ کے لئے اخلاص ہونا ضروری ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

﴿وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين حنفاء ويقيموا الصلاة ويوتوا الزكوة وذلك دين القيمة﴾ (سوره البينة : ٥)

انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اور اس کے لئے دین کو خالص رکھیں ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوۃ دیتے رہیں یہی ہے دین سیدھی ملت کا۔ اور فرمایا:

﴿قل ان تخفوا مافي صدوركم أوتبدوه يعلمه الله﴾ (سورة آل عمران/ ٢٩)

کہہ دیجئے کہ خواہ تم اپنے سینوں کی باتیں چھپاؤ خواہ ظاہر کرو اللہ تعالی جانتا ہے۔

اور اللہ تعالی نے ریاء سے خبردار کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:

﴿لئن أشركت ليحبطن عملك﴾ (سورة زمر/ ٦٥)

اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کے تلبیہ کے وقت یہ کہتے تھے: اے اللہ تو مجھے ایسا حج عطا کر جس میں ریاء اور شہرت نہ ہو۔ (رواه الضياء بسند صحيح)

Www.IslamicBooks.Website

اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ریاء سے سخت خبر دار کیا ہے، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ 'سب سے پہلے قیامت کے دن جس کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا وہ ایک شہید ہوگا اس کو لایا جائے گا تو اللہ تعالی اس سے اپنی نعمتوں کو پہچنوائے گا چنانچہ وہ انھیں پہچان لے گا، پھر اللہ تعالی کہے گا تم نے ان نعمتوں کو پا کر کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ اے اللہ میں نے تیرے راستے میں جہاد کیا یہاں تک کہ شہادت پائی۔ اللہ تعالی فرمائے گا کہ تم نے جھوٹ کہا تم نے اس لئے لڑائی کی کہ لوگ تم کو جری و بہادر کہیں، چنانچہ تم کو دنیا میں جری و بہادر کہا گیا ہے، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اس کو چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک وہ شخص ہوگا جس نے علم حاصل کیا اور اسے سکھایا اور قرآن پڑھا، اسے لایا جائے گا، اللہ تعالی اس سے اپنی نعمتوں کو پہچنوائے گا چنانچہ وہ انھیں پہچان لے گا، پھر اللہ تعالی کہے گا کہ تم نے ان نعمتوں کو پا کر کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ اللہ میں نے علم سیکھا اور لوگوں کو سکھایا اور تیرے لئے قرآن پڑھا۔ اللہ تعالی کہے گا: تو نے جھوٹ کہا بلکہ تم نے علم اس لئے سیکھا تا کہ لوگ تم کو عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھا تا کہ لوگ تم کو قاری

Www.IslamicBooks.Website

کہیں، لہٰذا تمہیں دنیا میں کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اس کو چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اور ایک شخص وہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مال دے رکھا ہے، اس کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی نعمتوں کو پہچنوائے گا چنانچہ وہ انھیں پہچان لے گا، پھر اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تم نے ان نعمتوں کو پا کر کیا کیا؟ وہ کہے گا کہ اے اللہ! جس راستے میں خرچ کرنا تجھے پسند ہے ان راستوں میں میں نے تیرے لئے خرچ کیا اور کوئی راستہ نہیں چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تم نے جھوٹ کہا، تم نے اس لئے خرچ کیا تا کہ لوگ تمہیں سخی کہیں چنانچہ تمھیں دنیا میں سخی کہا گیا، پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا اور اس کو چہرے کے بل گھسیٹا جائے گا یہاں تک کہ جہنم میں ڈال دیا جائے گا"۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کہ میں شرکاء میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں، جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے اندر میرے ساتھ میرے علاوہ کسی اور کو شریک کیا تو اس کو اس کی حالت میں چھوڑ دوں گا"۔ (مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کوئی علم جس سے اللہ کی خوشنودی حاصل کی جاتی ہے دنیا کا مال حاصل کرنے کے لئے سیکھا تو وہ جنت کی خوشبو قیامت کے دن نہیں پائے گا''۔(ابوداؤد)

شیطان اور اس کے مکروفریب سے بچنے کا حکم

جب معاملہ اتنا اہم ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ سچا مسلمان اخلاص پیدا کرنے کی کوشش کرے گا اور ریاءکاری سے بچے گا، جو اعمال کو باطل کرنے والی چیز ہے، اور اس معاملے میں اس کو سب سے پہلے جس چیز کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ اس بڑے مرض کے اسباب کو پہچانے، تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے، وہ اور اس کا لشکر تمہارے اعمال کو برباد کرنے سے خاموش نہیں بیٹھیں گے وہ تم کو ریاءکاری میں ڈالیں گے۔ قرآن وحدیث میں شیطان کے مکروفریب سے جو خبردار کیا گیا ہے اس کی طرف دیکھو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا﴾(سورۃ فاطر/٦)

شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم اسے دشمن جانو۔

اور فرمایا:

Www.IslamicBooks.Website

﴿الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشاء﴾ (بقرۃ:۲۶۸) شیطان تمہیں فقیری سے دھمکاتا ہے اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

اور فرمایا:

﴿ان الشیطان للانسان عدو مبین﴾ (سورہ یوسف/ ۵) شیطان تو انسان کا کھلا دشمن ہے۔

اور فرمایا:

﴿ومن یتبع خطوات الشیطان فانه یأمر بالفحشاء والمنکر﴾ (نور: ۲۱) اور جو شخص شیطانی قدموں کی پیروی کرے تو وہ بے حیائی اور برے کاموں کا ہی حکم کرے گا۔

اور فرمایا:

﴿وزین لهم الشیطان اعمالهم فصدّهم عن السبیل﴾ (نمل: ۲٤) اور شیطان نے ان کے کام انہیں بھلے کر کے دکھلا کر صحیح راہ سے روک دیا ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”شیطان تمہارے ہر کام میں پہنچ جاتا ہے یہاں تک کہ کھانے میں بھی، لہٰذا جب تم میں سے کسی کا لقمہ

Www.IslamicBooks.Website

گر جائے تو اس کو اٹھا لے اور اس میں جو گندگی لگی ہے اس کو دور کر دے پھر کھا لے، اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور جب کھانے سے فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے کس کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ شیطان انسان کے ہر کام میں آجاتا ہے تا کہ اس کو بہکائے اور اس کے قول وعمل اور نیت کو خراب کر دے؛ لہٰذا اگر تمہاری نیت صحیح ہوتی ہے تو وہ تم کو ایسا کام کرنے پر آمادہ کرتا ہے جو مشروع نہیں ہے، اور اگر تمہارا عمل درست ہوتا تو تمہاری نیت کو خراب کر دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک جن اور ایک فرشتہ رہتا ہے۔ لوگوں نے کہا: کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ کے ساتھ بھی؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اللہ کی مدد اس کے مقابلے میں میرے ساتھ رہتی ہے تو میں محفوظ رہتا ہوں لہٰذا وہ مجھے خیر ہی کا حکم دیتا ہے۔ (صحیح الجامع)

اور فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک شیطان رہتا ہے۔ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ کے ساتھ بھی، آپ نے

Www.IslamicBooks.Website

فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی، لیکن اس کے مقابلے میں اللہ تعالی کی مدد میرے ساتھ ہوتی ہے چنانچہ میں محفوظ رہتا ہوں"۔ (صحیح الجامع)

اور آپؐ نے فرمایا: "ابلیس اپنا عرش پانی کے اوپر رکھتا ہے پھر اپنے لشکر کو بھیجتا ہے، تو ان میں مرتبہ کے اعتبار سے اس سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو سب سے بڑا فتنہ پرور ہوتا ہے ان میں کا کوئی جب اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے یہ کیا ہے یہ کیا ہے، تو وہ کہتا ہے کہ تم نے کچھ نہیں کیا، آپؐ نے فرمایا پھر جب کوئی آ کر یہ کہتا ہے کہ میں نے اس کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی پیدا کر دی، تو ابلیس اس کو اپنے سے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: ہاں تم نے کام کیا ہے۔ اعمش کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ کہا "فلیلتزمه" وہ اس کو اپنے سے چمٹا لیتا ہے۔ (مسلم)

اور آپؐ نے فرمایا: شیطان بنی آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

اس لئے اس شیطان مردود دشمن سے چوکنا رہو اور جان لو وہ آرام نہیں کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: تم قیلولہ کرو اس لئے کہ شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔ (صحیح الجامع)

Www.IslamicBooks.Website

اور یہ ممکن نہیں کہ وہ تمہیں چھوڑ دے اگر تم نے اس کے مقابلے میں اللہ سے مدد طلب نہیں کی، اور اللہ تعالی تمہارے ہر چھوٹے اور بڑے عمل کو دیکھ رہا ہے۔

اعمال میں اللہ کے لئے اخلاص پیدا کر کے تقرب حاصل کرنا

اس باب میں آخرت سے پہلے دنیا میں اخلاص کے جو فوائد ہیں انہیں بیان کر دینا چاہتا ہوں، تا کہ تم اپنے ان اعمال سے جو اللہ کے لئے خالص ہوں اللہ سے تقرب حاصل کرسکو، نتیجتاً وہ تم کو ہر تکلیف اور پریشانی سے بچا لے۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''تم سے پہلے کی امت میں تین آدمی ایک جگہ جانے کے لئے نکلے، انھوں نے ایک غار میں رات گذارنے کے لئے پناہ لی، جب وہ اس کے اندر داخل ہوئے تو ایک چٹان پہاڑ سے لڑھک کر گری اور غار کا دہانہ بند ہوگیا، انہوں نے کہا کہ تم کو اس چٹان سے کوئی چیز نجات نہیں دلا سکتی سوائے اس کے کہ تم اللہ تعالی سے اپنے صالح اعمال کو وسیلہ بنا کر دعا کرو، ان میں سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے اور میں

Www.IslamicBooks.Website

ان دونوں سے پہلے نہ اپنے گھر والوں کو اور نہ اپنے خادموں کو دودھ پیش کرتا تھا۔ ایک دن درخت کی تلاش میں میں بہت دور نکل گیا اور ان دونوں کے پاس اس وقت پہنچا جب وہ سو چکے تھے، میں ان کے لئے دودھ دوہ کر لایا تو ان دونوں کو سوتے ہوئے پایا، پھر میں نے ان دونوں کو جگانا پسند نہیں کیا اور یہ بھی پسند نہیں کیا کہ ان دونوں سے پہلے اپنے گھر والوں کو یا اپنے غلاموں و خادموں کو دودھ پلا دوں، چنانچہ میں دودھ کا پیالہ لے کر ان کے جاگنے کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور بچے میرے قدم کے پاس بھوک سے چیختے رہے، پھر وہ دونوں بیدار ہوئے اور اپنا دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کیلئے کیا ہے تو ہم سے یہ چٹان ہٹا دے۔ چنانچہ چٹان تھوڑا سا ہٹ گئی، لیکن وہ اس سے نکل نہیں سکتے تھے۔

دوسرے نے کہا: کہ اے اللہ! میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جو مجھے سارے لوگوں سے زیادہ محبوب تھی اور ایک روایت میں ہے کہ میں اس سے اس قدر محبت کرتا تھا جتنا کہ کوئی مرد عورت سے کرسکتا ہے۔ میں نے اس سے ایک مرتبہ جماع کرنا چاہا لیکن وہ مجھ سے دور رہی، ایک مرتبہ اس کو قحط سالی لاحق ہوئی تو وہ میرے پاس آئی، میں نے اس کو ۱۲۰ دینار اس

Www.IslamicBooks.Website

شرط پر دیئے کہ وہ اپنے آپ کو میرے لئے پیش کر دے گی، چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ جب میں نے اس کے اوپر قابو پالیا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈرو اور اس مہر کو نہ توڑو مگر حق کے ساتھ، چنانچہ میں اس سے زنا کرنے سے رک گیا جب کہ وہ میرے لئے سارے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھی، میں نے اس کو جو پیسہ دیا تھا اسے بھی چھوڑ دیا، اے اللہ! اس عمل کو میں نے اگر تیری خوشنودی کے لئے کیا ہے تو ہم سے اس چٹان کو ہٹا لے، چنانچہ چٹان کھسک گئی لیکن وہ اس سے نہیں نکل سکتے تھے۔

تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے کچھ لوگوں کو مزدور رکھا تھا، میں نے ان کو ان کی مزدوری دے دی لیکن ان میں ایک شخص مزدوری نہیں لے سکا اور چلا گیا، میں نے اس کی مزدوری کو ایک کام میں لگا دیا جس سے مال میں بہت اضافہ ہو گیا وہ میرے پاس مزدوری لینے کچھ دنوں کے بعد آیا اور مجھ سے کہا کہ اے اللہ کے بندے میری مزدوری دے دو، میں نے کہا: یہ جو کچھ تم اونٹ، گائے، بکری، اور غلام دیکھ رہے ہو وہ تمہاری مزدوری ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے بندے مجھ سے مذاق مت کرو، میں نے کہا میں تم سے مذاق نہیں کرتا، چنانچہ اس نے ان

Www.IslamicBooks.Website

تمام کولیا اور ان کو ہانک کر لے گیا اور کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لئے کیا ہے تو تو ہم سے اس چٹان کو ہٹا لے۔ چنانچہ چٹان ہٹ گئی اور وہ باہر نکل آئے‘‘۔ (بخاری، مسلم)

لٰہذا اے میرے بھائی! دیکھو کہ اللہ تعالی نے چٹان کو ان پریشان حال لوگوں سے کیسے ہٹا دیا، اللہ نے ان سے اس سخت چٹان کو اس لئے ہٹا دیا کیونکہ انھوں نے اپنے صالح اعمال کو وسیلہ بنا کر اللہ سے دعا کی تھی اور اللہ کے لئے اخلاص اختیار کیا تھا۔

آج انسانیت جس ذلت وخواری کا شکار ہے اس کی وجہ اللہ کے لئے اخلاص کا نہ ہونا ہے۔ اے انسان! کیا تمہارے پاس ایسے نیک اعمال نہیں جن کو وسیلہ بنا کر تم اللہ تک پہنچ سکو تا کہ وہ تم کو تمہارے غم و پریشانی سے چھٹکارا دلائیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کو اخلاص کی وجہ سے نجات ملی

حضرت یوسف علیہ السلام ایک بہت بڑی مصیبت میں پڑنے والے تھے اور وہ زنا ہے۔ دیکھو انہیں کس طرح برائی پر آمادہ کرنے اور بہکانے کی کوشش کی گئی اور شیطان نے ان کو زنا میں مبتلا کرنا چاہا، لیکن وہ کامیاب نہیں ہوا۔ وہ جوان تھے، جوش جوانی ان کے اندر بھری ہوئی تھی، وہ غیر

Www.IslamicBooks.Website

شادی شدہ اور خوبصورت تھے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: حضرت یوسفؑ کو خوبصورتی کا آدھا حصہ دیا گیا تھا۔(صحیح الجامع) مزید یہ کہ بادشاہ کی بیوی نے ان کے جذبات کو برانگیختہ کرنا چاہا تھا اور وہ اپنے گھر والوں سے دور پردیس میں تھے جہاں ان کو کوئی دیکھ بھی نہیں سکتا تھا اور رسوا ہونے کا خوف بھی نہیں تھا، لیکن اس کے باوجود آپ اللہ کے فضل سے ثابت قدم رہے جیسے کہ قرآن کریم میں ہے:

﴿كذالك لنصرف عنه السّوء والفحشاء انه من عبادنا المخلصين﴾ (یوسف: ۲۴)

یوں ہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں بیشک وہ ہمارے مخلص بندوں میں سے تھا۔

درحقیقت آپ کو اس برائی سے نجات اخلاص ہی کی وجہ سے ملی۔ اے نوجوانوں کی جماعت! کیا تم عبرت حاصل کرو گے؟ کتنے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اپنی نگاہوں کو پست نہیں رکھتے ہیں اس کا سبب اللہ کے لئے اخلاص نہ ہونا ہے۔

مومن لڑکا

اس قصہ میں ہر صاحب دل کے لئے عبرت ہے اور اس کے لئے جو

Www.IslamicBooks.Website

دل سے متوجہ ہو کر، کان لگائے اور قلب و دماغ کے لحاظ سے حاضر ہو، اس قصہ کے اندر ہم غور کریں کیونکہ اس کے اندر اخلاص کے عظیم معانی پائے جاتے ہیں۔

حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا، اس کا ایک جادوگر تھا، جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو بادشاہ سے کہا میں بوڑھا ہو گیا ہوں، میرے پاس ایک لڑکا بھیج دو جس کو میں جادو سکھا دوں، بادشاہ نے ایک لڑکا اس کے پاس بھیج دیا۔ اس لڑکے کو راستے میں ایک راہب ملا وہ لڑکا راہب کے پاس بیٹھ گیا اور اس کی باتوں کو سنا، راہب کی باتیں اس کو پسند آئیں چنانچہ وہ جب بھی جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کے پاس بیٹھ جاتا اور جب جادوگر کے پاس پہنچتا تو جادوگر اس کو مارتا۔ اس چیز کی شکایت اس نے راہب سے کی، راہب نے کہا: جب تم جادوگر سے ڈرو تو اس سے کہو کہ مجھے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب اپنے گھر والوں سے ڈرو تو کہنا جادوگر نے روک لیا تھا۔ وہ لڑکا اسی حالت میں رہا کہ اچانک اس کو راستے میں ایک بڑا جانور ملا جو لوگوں کو گذرنے نہیں دیتا تھا، اس لڑکے نے کہا کہ آج مجھے معلوم ہو جائے گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب،

Www.IslamicBooks.Website

چنانچہ اس نے ایک پتھر لیا اور کہا: کہ اے اللہ! اگر راہب کا معاملہ تیرے نزدیک جادوگر کے معاملے سے زیادہ محبوب ہے تو تو اس جانور کو ہلاک کر دے تاکہ لوگ گذر جائیں، پھر اس نے وہ پتھر پھینکا اور جانور کو مار ڈالا اور لوگ گذر گئے پھر وہ راہب کے پاس آیا اور اس سے قصہ بیان کیا راہب نے اس سے کہا: اے میرے بیٹے! تم آج مجھ سے افضل، ہو تم انتہائی بلند مقام پر پہنچ گئے ہو، اب تمہاری آزمائش کی جائیگی لہٰذا جب تم آزمائش میں ڈالے جاؤ تو میرا نام مت بتانا، وہ لڑکا اندھوں اور برص کے مریضوں اور لوگوں کی دیگر تمام بیماریوں کا علاج کرنے لگا۔ بادشاہ کے ایک ساتھی نے جو کہ اندھا تھا اس لڑکے کے بارے میں سنا چنانچہ اس کے پاس بہت سے تحائف لے کر حاضر ہوا اور کہا یہ سب میں نے تمہارے لئے اکٹھا کیا ہے اگر تم نے مجھے شفاء دیا، لڑکے نے کہا: میں کسی کو شفاء نہیں دیتا ہوں، شفاء دینے والا اللہ ہے لہٰذا اگر تم اللہ پر ایمان لاؤ تو میں اس سے تمہارے لئے دعا کروں گا اور وہ تم کو شفاء عطا کرے گا۔ چنانچہ وہ اللہ پر ایمان لے آیا اور اللہ نے اس کو شفا عطا کی۔ پھر وہ بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھا جیسے کہ پہلے بیٹھتا تھا، بادشاہ نے اس سے کہا کہ تمہاری بینائی کو کس نے واپس

Www.IslamicBooks.Website

کیا؟ اس نے کہا: میرے رب نے، بادشاہ نے کہا کہ کیا میرے علاوہ تمہارا کوئی دوسرا رب ہے؟ اس نے کہا میرا اور تمہارا رب اللہ ہے۔ بادشاہ نے اس کو گرفتار کرلیا اور اس کو سزا دینے لگا یہاں تک کہ اس نے اس لڑکے کا نام بتا دیا، پھر اس لڑکے کو لایا گیا بادشاہ نے کہا: اے میرے بیٹے! تم اپنے جادو کی وجہ سے یہاں تک پہنچ گئے کہ اندھوں اور برص کے مریضوں کو شفاء دینے لگے اور تم یہ اور وہ کرنے لگے تھے، اس نے کہا کہ میں کسی کو شفاء نہیں دیتا ہوں، شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اس کو گرفتار کرلیا اور اس کو تکلیف دینے لگا یہاں تک کہ اس نے راہب کا نام بتا دیا، پھر راہب کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ، اس نے انکار کر دیا، بادشاہ نے ایک آرا منگایا اور اس کو اس کے سر کے بیچ میں رکھ کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے، پھر بادشاہ کے ساتھی کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ، اس نے انکار کر دیا، اس کے سر کے بیچ آرا رکھا اور اس کے سر کے بھی دو ٹکڑے کر دیئے، پھر لڑکے کو لایا گیا اور اس سے کہا گیا کہ اپنے دین سے پھر جاؤ، اس نے بھی انکار کر دیا، بادشاہ نے اس کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کو فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور جب

Www.IslamicBooks.Website

اس کی چوٹی پر پہنچو تو اگر وہ اپنے دین سے پھر جائے تو کوئی بات نہیں ورنہ اس کو پہاڑ کی چوٹی سے گرا دو، وہ لوگ گئے اس کو پہاڑ پر لے کر چڑھے ،اس نے کہا: اے اللہ! تو ان کو ہلاک کر دے جس طرح چاہے، چنانچہ پہاڑ ہلنے لگا اور وہ لوگ گر گئے اور وہ لڑکا بادشاہ کے پاس آیا، بادشاہ نے اس سے کہا کہ تمہارے ساتھیوں نے تمہارے ساتھ کیا کیا؟ اس نے کہا اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا۔ پھر بادشاہ نے اس کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کو ایک بڑی کشتی میں بیٹھا کر بیچ سمندر میں لے جاؤ پس اگر وہ اپنے دین سے پھر جائے تو کوئی بات نہیں ورنہ اس کو سمندر میں پھینک دو، چنانچہ وہ اس کو لے کر گئے، اس نے کہا: اے اللہ! تو ان کو جس طرح سے چاہے ہلاک کر دے، چنانچہ کشتی الٹ گئی اور وہ ڈوب گئے۔ پھر وہ لڑکا بادشاہ کے پاس آیا اور کہا: اے بادشاہ! تم مجھے مار نہیں سکتے یہاں تک کہ تم وہ کرو جس کا میں حکم دوں، بادشاہ نے کہا کہ وہ کیا ہے، اس نے کہا کہ تم لوگوں کو ایک جگہ جمع کرو اور مجھے ایک درخت کے تنے پر سولی دو، پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکالو پھر اس تیر کو کمان کے بیچ میں رکھو پھر کہو اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر تیر کو میرے اوپر پھینک دو، اگر تم نے ایسا کیا تو تم مجھے مار ڈالو گے۔ چنانچہ بادشاہ نے لوگوں کو ایک

Www.IslamicBooks.Website

جگہ پر جمع کیا اور اس کو درخت کے تنے پر سولی دی پھر اس کے ترکش سے ایک تیر نکالا اور تیر کو کمان کے بیچ میں رکھا اور کہا اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے، پھر اس کو پھینکا وہ تیر جا کر اس لڑکے کی کنپٹی پر لگا اس نے اپنا ہاتھ کنپٹی پر رکھا اور مر گیا، یہ دیکھ کر لوگ پکار اٹھے: ہم اس غلام کے رب پر ایمان لائے، پھر بادشاہ آیا تو اس سے کہا گیا کہ جس بات سے تم ڈرتے تھے وہ تو ہوگئی، لوگ ایمان لے آئے، بادشاہ نے خندق کھودنے کا حکم دیا، چنانچہ خندقیں کھودی گئیں اور اس میں آگ جلائی گئی، اس نے کہا کہ جو اپنے دین سے انحراف نہ کرے اس کو اس آگ میں پھینک دو، یا اس سے کہا جاتا کہ آگ میں کود جاؤ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ ایک بچہ تھا وہ ذرا ٹھٹکی تو بچہ بول پڑا، ماں صبر کر تو حق پر ہے"۔ (مسلم)

دیکھو اللہ تعالی کس طرح مخلص کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور اخلاص کی وجہ سے کس طرح حالات و معمولات بدل جاتے ہیں۔ یہ لڑکا انتہائی خطرہ میں اس وقت پڑ گیا جب لوگ اس کو پہاڑ سے پھینکنے جا رہے تھے لیکن پہاڑ میں لرزش پیدا ہوئی اور سب گر کر مر گئے اور وہ بادشاہ کے پاس صحیح سلامت واپس آ گیا، اس کی وجہ صرف اور صرف

Www.IslamicBooks.Website

اخلاص تھی جس نے اس کی جان بچائی اور اللہ کے فضل و کرم سے دشمن ہلاک ہوئے۔ پھر لوگ اس کو کشتی میں بٹھا کر سمندر کے بیچ میں پھینکنے گئے لیکن اس نے اخلاص سے دعا کی چنانچہ کشتی الٹ گئی جس سے وہ سب غرق ہو گئے اور یہ بچ گیا اور بادشاہ کے پاس واپس لوٹ آیا۔ یہ اخلاص ہی ہے جس کی وجہ سے اللہ نے اس لڑکے پر یہ احسان کیا اور اس کو بڑے خطرے سے نجات دلائی اور اپنے دشمنوں کو ہلاک کیا۔

پھر دیکھو اس کا اخلاص کس قدر مضبوط تھا اس نے اپنے آپ کو اللہ کی خاطر قربان کر دیا تا کہ زمین پر اخلاص کا یہ کلمہ لوگوں کی زبان پر جاری ہو "امنا برب الغلام" ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے، اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا کہ تم مجھے مار نہیں سکتے یہاں تک کہ تم وہ کرو جو میں کہوں۔ اس نے پوچھا کہ وہ کیا ہے، لڑکے نے کہا کہ تم لوگوں کو ایک جگہ جمع کرو اور مجھے درخت کے تنے پر سولی دو پھر میرے ترکش سے ایک تیر نکالو پھر اس کو کمان کے بیچ میں رکھو پھر کہو "بسم اللہ رب الغلام" اللہ کے نام سے جو اس غلام کا رب ہے، پھر اس سے مجھے مار دو اگر تم نے ایسا کیا تو مجھے مارنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔

یہ لڑکے کے اخلاص ہی کا ثمرہ ہے کہ سارے لوگ ایمان لے آئے

Www.IslamicBooks.Website

اور اس پر ثابت قدم رہے یہاں تک کہ آگ میں جلنے پر راضی ہو گئے، اور یہ اس کے اخلاص ہی کا نتیجہ ہے کہ جب ایک عورت آگ میں کودنے سے ٹھٹکی تو اللہ تعالی نے اس کے چھوٹے بچے کی زبان سے یہ کہلوایا کہ "اے ماں صبر کر اس لئے کہ تو حق پر ہے"۔ کل وہ بچہ گویا ہوا اور آج لوگوں کی زبان پر حق بات کہنے سے تالا لگا ہوا ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو حق بات کہتے ہیں۔

خانۂ کعبہ کے پاس حضرت ابراہیمؑ اور ان کی بیوی کا قصہ

یہاں ہم اخلاص کی ایک اور مثال بیان کر رہے ہیں اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی کا قصہ ہے۔ ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے شیر خوار بچے اسماعیلؑ اور ان کی ماں کو خانۂ کعبہ کے پاس لائے اور مسجد کے اوپر والے حصے میں زمزم کے اوپر ایک بڑے درخت کے پاس ٹھہرے، اس وقت مکہ میں کوئی نہیں تھا اور نہ وہاں پانی تھا، حضرت ابراہیمؑ نے ان دونوں کو وہاں چھوڑ دیا اور ان دونوں کے پاس ایک تھیلی رکھ دی جس کے اندر کھجور اور ایک مشک میں پانی تھا۔ پھر حضرت ابراہیمؑ پلٹ کر جانے لگے تو اسماعیلؑ کی ماں نے ان کا پیچھا کیا اور کہا: اے ابراہیم! ہمیں اس وادی میں

Www.IslamicBooks.Website

بے یار و مدد گار چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟ یہ جملہ انہوں نے بار بار کہا لیکن حضرت ابراہیمؑ ان کی جانب متوجہ نہیں ہوئے، پھر انہوں نے کہا کیا اللہ نے تمہیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، اسماعیلؑ کی ماں نے کہا تو پھر اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔ پھر وہ پلٹ گئیں اور ابراہیمؑ چلے گئے یہاں تک کہ جب وہ ٹیلے پر پہنچے جہاں سے کہ وہ لوگ ان کو نہیں دیکھ سکتے تھے تو اپنا چہرہ خانۂ کعبہ کی جانب کیا اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کی:

﴿ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیموا الصلوة فاجعل افئدة من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون﴾ (ابراھیم: ۳۷)

اے ہمارے پرودگار میں نے اپنی کچھ اولاد اس بے کھیتی کی وادی میں تیرے حرمت والے گھر کے پاس بسائی ہے، اے ہمارے پروردگار یہ اس لئے کہ وہ نماز قائم کریں، پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کردے اور انھیں پھلوں کی روزیاں عنایت فرما تا کہ یہ شکر گذاری کریں۔

اور اسماعیلؑ کی ماں ان کو دودھ اور پانی پلاتی تھیں، یہاں تک کہ

Www.IslamicBooks.Website

جب مشک کا پانی ختم ہو گیا تو وہ پیاسی ہوئیں اور وہ بھی پیاسے ہوئے، انھوں نے دیکھا کہ وہ پیاس کی شدت سے اینٹھ رہے ہیں یا کہئے کہ زمین پر لوٹ رہے ہیں، یہ منظر وہ دیکھ نہیں سکیں اور کوہ صفا تک گئیں جو کہ سب سے قریب تھا پھر اس پر چڑھ کر وادی کی طرف رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ کوئی دکھائی دیتا ہے یا نہیں، پھر وہ صفا سے اتر گئیں یہاں تک کہ جب وادی میں پہنچی تو قمیص کا کنارہ اٹھا کر دوڑنے لگیں جیسے کہ کوئی محنت کرنے والا انسان دوڑتا ہے، یہاں تک کہ وادی پار کر کے کوہ مروہ تک پہنچ گئیں، پھر اس پر کھڑی ہوئیں اور دیکھنے لگیں کہ کوئی دکھائی دیتا ہے یا نہیں لیکن کوئی دکھائی نہ دیا، اسی طرح انھوں نے سات مرتبہ کیا۔ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اسی وجہ سے لوگ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہیں“۔ پھر جب مروہ پر چڑھیں تو ایک آواز سنی اور کہا صـہ (وہ اپنے آپ کو مراد لیتی تھیں) پھر وہ کان لگا کر سننے لگیں پھر انھوں نے آواز سنی تو کہنے لگیں کہ تم نے مجھے سنایا ہے اگر تمہارے پاس کوئی مدد کی چیز ہے تو میری مدد کرو، پھر زمزم کے پاس ایک فرشتہ پایا اس نے اپنی ایڑی یا آپؑ نے کہا کہ اپنے پر سے کھودا یہاں تک کہ پانی نکل پڑا، پھر وہ پانی حوض بنا کر جمع کرنے

Www.IslamicBooks.Website

لگیں اور اپنے ہاتھ سے روکنے لگیں اور چلو سے پانی بھر کے اپنی مشک میں جمع کرنے لگیں، اور وہ پانی چلو سے بھرنے کے بعد نکلتا تھا، اور ایک روایت میں ہے کہ جتنا وہ چلو سے بھر سکتی تھیں اتنا نکلتا تھا، حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ ام اسماعیل پر رحم کرے اگر وہ زمزم کو چھوڑ دیتیں، یا آپؐ نے یہ کہا کہ اگر وہ چلو سے پانی بھر کر نہ پیتیں تو زمزم ایک جاری چشمہ ہوتا، آپؐ فرماتے ہیں کہ انھوں نے زمزم کا پانی پیا اور اپنے بچے کو دودھ پلایا، فرشتے نے ان سے کہا کہ تم ضائع ہونے سے نہ ڈرو کیونکہ یہاں یہ لڑکا اور اس کا باپ اللہ کا گھر بنائیں گے، اور اللہ تعالی اس کے اہل کو ضائع نہیں کرے گا۔

(یہ ایک حدیث کا حصہ ہے جس کو بخاری نے روایت کیا ہے)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی اور بچے کو اللہ کا حکم بجالاتے ہوئے ایک ایسی سرزمین میں چھوڑا جہاں کوئی یار و مددگار نہیں تھا یہ اخلاص کا بہت بڑا مظہر ہے، اسی طرح ان کی بیوی نے ان سے آخر میں یہ کہا کہ اگر یہ اللہ کا حکم ہے تو آپ جا سکتے ہیں اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا یہ بھی اخلاص کا بہت بڑا مظہر ہے۔

تو کیا اللہ نے ان کو ضائع کر دیا؟ ہر گز نہیں بلکہ ابراہیمؑ اور ان کی بیوی

Www.IslamicBooks.Website

کے اخلاص کا اثر ہر سچے مومن کے دل کو جھنجھوڑتا ہے، اللہ تعالی نے ان کے اخلاص اور قربانی کے سبب زمزم کا چشمہ جاری کیا جو کہ صرف اسماعیل اور ان کی ماں کے لئے نہیں ہے بلکہ لاکھوں کروڑوں انسانوں کے لئے صدیوں تک رہے گا، اس سے حج وعمرہ کرنے والے دنیا کے ہر خطے کے لوگ سیراب ہوتے رہیں گے، زمزم کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ماء زمزم لما شرب له"۔ (زمزم کا پانی ہر اس چیز کے لئے ہے جس کے لئے پیا جائے)۔ (مناسك الحج والعمرة صفحه، ۲۳)

لہذا جو شخص زمزم کا پانی اس نیت سے پیئے کہ اللہ تعالی اس کو علم دے تو اللہ تعالی اس کو علم دے گا، اور جو اس نیت سے پیئے گا کہ اللہ تعالی اس کو دین میں ثابت قدم بنائے تو اللہ تعالی اس کو ثابت قدم بنائے گا، اور جو اس نیت سے پیئے گا کہ اللہ تعالی اس کو بیماری سے شفاء عطا کرے تو اللہ تعالی اس کو شفا عطا کرے گا۔

آپ ؐ نے یہ بھی فرمایا: زمزم کا پانی مبارک ہے اور وہ کھانے والوں کا کھانا ہے اور بیماروں کے لئے شفا ہے۔ (مناسك الحج والعمرة، ص۲۳)

عذاب آخرت کے ڈر سے نیکیاں کرنا اخلاص میں سے ہے۔

اللہ تعالی نے صالح لوگوں کی ایک جماعت کے بارے میں

Www.IslamicBooks.Website

فرمایا ہے:

﴿ویطعمون الطعام علی حبه مسکیناً ویتیماً وأسیراً، إنما نطعمکم لوجه الله، لا نرید منکم جزاء ولا شکوراً، إنا نخاف من ربنا یوماً عبوساً قمطریرا، فوقاهم الله شر ذلک الیوم ولقاهم نضرة وسرورا﴾ (دھر، ۸-۱۱)

اور اللہ تعالی کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو، (اور کہتے ہیں) ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالی کی رضامندی کیلئے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری، بیشک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہوگا پس انہیں اللہ تعالی نے اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی۔

یہ لوگ بھلائی اس انتظار میں نہیں کرتے ہیں کہ لوگ ان کا شکریہ ادا کریں اور اس کا بدلہ دیں اور نہ کھلا پلا کر وہ احسان جتاتے ہیں، بلکہ یہ اعمال اللہ کے خوف سے کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیشک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہوگا، وہ لوگ کھانا کھلاتے ہیں اور اپنے رب سے قیامت کے دن سے ڈرتے

Www.IslamicBooks.Website

بھی رہتے ہیں، وہ نیکیاں کر کے اتراتے نہیں اور نہ ان پر بڑائی کرتے ہیں جن کی انھوں نے مدد کی ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے اس آیت کریمہ ”والذین یؤتون ما آتوا و قلوبھم و جلة“ کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا کہ کیا اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو شراب پیتے ہیں اور چوری کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اے صدیق کی بیٹی! بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں لیکن اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا یہ عمل قبول نہ کیا جائے یہی وہ لوگ ہیں جو نیکیوں میں سبقت کرتے ہیں۔ (صحیح الجامع)

مظلوم اور مضطر کی دعا کیوں قبول کی جاتی ہے اور دل اللہ کے لئے فارغ کرنے کے کیا معنی ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مظلوم کہ دعا قبول کی جاتی ہے اور اگر وہ فاجر ہے تو اس کے فسق و فجور کا وبال اس کے نفس پر ہوگا“۔ اگر ہم اس معاملے پر غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ دعا کرنے والا اپنی دعا کے اندر مخلص ہوتا ہے، وہ دل جمعی کے ساتھ اپنی دعا میں اصرار کرتا ہے، کیونکہ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ اس کی دعا ضرور قبول کی جائے گی۔ رسول

Www.IslamicBooks.Website

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "تم دعا اس یقین کے ساتھ کرو کہ تمہاری دعا قبول ہوگی اور جان لو کے اللہ تعالیٰ غافل لاپرواہ دل سے دعا قبول نہیں کرتا ہے"۔ (سلسلة الاحاديث الصحيحة برقم ٥٩٤)

یہاں آپ نے دعا نہ قبول ہونے کا سبب بھی بیان کردیا، وہ یہ کہ غافل اور لاپرواہ دل سے جو دعا کی جائے گی وہ قبول نہیں ہوگی اور مظلوم و مضطر شخص کا دل چونکہ دعا کرنے کے وقت غافل نہیں ہوتا ہے اس لئے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اگرچہ وہ مسلم نہ ہو۔ (یہ دنیا کے بارے میں ہے آخرت کے بارے میں نہیں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿امن يجيب المضطر اذا دعاه﴾ (نمل / ٦٢) — بے کس کی پکار کو وہ جب پکارے کون قبول کرتا ہے۔

مضطر اپنے دل کو غافل کرکے والہانہ انداز میں دعا نہیں کرسکتا وہ حالت اضطرار میں اپنی دعا میں مخلص ہوتا ہے چاہے کتنا ہی وہ سرکش اور نافرمان کیوں نہ ہو۔

صحیح مسلم کی اس حدیث سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مقام مرار (مکہ اور حدیبیہ کے درمیان مدینہ کے راستے میں پڑتا ہے)

Www.IslamicBooks.Website

کے ٹیلے پر چڑھے گا تو اس سے وہ گناہ مٹ جائیں گے جو بنی اسرائیل سے مٹ گئے تھے''۔ ہم میں سب سے پہلے بنوخزرج کا گھوڑا اس پر چڑھا پھر سب لوگ آ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک بخش دیا گیا سوائے سرخ اونٹ والے شخص کے'' (وہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین تھا) پس ہم اس کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ آؤ تمہارے لئے اللہ کے رسول سے بخشش طلب کرنے کی درخواست کریں، اس نے کہا میں اپنی گمشدہ چیز پا جاؤں یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے صاحب میرے لئے استغفار کریں۔

یہاں گمشدہ چیز کی جستجو نے اس کو آپ کی مغفرت طلب کرنے سے غافل کر دیا۔

ایک دوسری حدیث سے اس بات کی مزید وضاحت ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص جب اپنے وضو کا پانی قریب کرتا ہے اور کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے، اس کے منہ اور اس کی ناک کی خطائیں پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں، پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے جیسے کہ اللہ نے اس کو حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کی خطائیں اس کی داڑھی کے

Www.IslamicBooks.Website

کنارے سے پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں، پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھ کی خطائیں اس کی انگلیوں کے کنارے سے پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں، پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے جیسے کہ اللہ نے حکم دیا ہے تو اس کے سر کی خطائیں اس کے بال کے کنارے سے پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں، پھر جب وہ اپنے قدموں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے جیسے کہ اللہ نے اس کو حکم دیا ہے تو اس کے پیروں کی خطائیں اس کی انگلی کے کناروں سے پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں، پھر اگر وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھے اور اللہ کی حمد و ثنا اور بڑائی بیان کرے جس کا کہ وہ اہل ہے اور اپنے دل کو اللہ کے لئے فارغ کر دے تو اپنی خطاؤں سے اس دن کی طرح واپس لوٹتا ہے جس دن وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا"۔ (صحیح الجامع)

یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اپنا دل اللہ کے لئے فارغ کر لے اور دوسری چیزوں میں اس کا دل نہ لگا ہو کمال اخلاص کی طرف دعوت دینا ہے، چونکہ ہر مظلوم و مضطر شخص اپنا دل صرف اللہ کی طرف متوجہ کر کے دعا کرتا ہے اس لئے اللہ اس کے اخلاص کا بدلہ دیتا ہے اور اس کی دعا کو قبول کر لیتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی:

Www.IslamicBooks.Website

لئن لم يهدني ربي لأكونن من القوم الضالين(انعام : ٧٨) اگر مجھ کو میرے رب نے ہدایت نہ کی تو میں گمراہ لوگوں میں شامل ہو جاؤں گا۔

اور حضرت نوح علیہ السلام نے یہ دعا کی تھی:

الا تغفرلي وترحمني أكن من الخاسرين (هود : ٤٧) اگر تو مجھے نہ بخشے گا اور مجھ پر رحم نہ فرمائے گا تو میں خسارہ پانے والوں میں ہو جاؤں گا۔

ان دعاؤں کا قبول ہونا ضروری تھا کیونکہ یہ مضطر کی دعائیں تھیں اور قبول نہ ہونے کی صورت میں خسارہ اور گمراہی لاحق ہوتی۔ اس طرح کی دعائیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ دعا کرنے والے نے اپنا دل صرف اللہ کی طرف لگایا تھا اور اس عزم کے ساتھ دعا کی تھی کہ اس کی دعا قبول کی جائے گی اور اگر دعا سچے دل سے کی جائے تو شیطان کی دعا بھی قبول ہوتی ہے جیسے کہ اس نے یہ دعا کی تھی:

﴿قال رب فانظرني الى يوم يبعثون﴾ (حجر:٣٦) کہنے لگا اے میرے رب مجھے اس دن تک کی ڈھیل دے کہ لوگ دوبارہ اٹھا کر کھڑے کئے جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا:

Www.IslamicBooks.Website

﴿قال فانک من المنظرین الی یوم الوقت المعلوم﴾ (حجر: ۳۷-۳۸)

اچھا تو ان میں سے ہے جنہیں مہلت ملی ہے روز مقرر کے وقت تک کی۔

پھر شیطان نے اپنی دعا کے قبول ہونے پر اپنے رب کا شکریہ ادا کیا اور کہا:

﴿قال رب بما اغویتنی لأزینن لهم فی الارض ولأغوینهم أجمعین الا عبادک منهم المخلصین﴾ (حجر: ۳۹-۴۰)

اے میرے رب چونکہ تو نے مجھے گمراہ کیا ہے مجھے بھی قسم ہے کہ میں بھی زمین میں معاصی کو مزین کردوں گا اور سب کو بہکاؤں گا بھی سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔

یہاں شیطان نے مخلص بندوں کو مستثنیٰ کر دیا کیونکہ ان کا دل صرف اللہ کی طرف لگا رہتا ہے، ان کی نفسوں میں منکرات مزین نہیں ہوتے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ان تینوں صحابہ کی دعائیں قبول کی تھیں جو غزوۂ تبوک میں تساہلاً شریک نہیں ہوئے تھے، جب انہوں نے والہانہ انداز میں اپنے دل کو صرف اللہ کی طرف متوجہ کر کے دعائیں کیں۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Www.IslamicBooks.Website

﴿وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتى إذا ضاقت عليهم الارض بما رحبت، وضاقت عليهم أنفسهم وظنوا أن لا ملجأ من الله إلا إليه، ثم تاب عليهم ليتوبوا إن الله هو التواب الرحيم﴾ (توبہ:۱۱۸)

اور تین شخصوں کا حال بھی جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، یہاں تک کہ جب زمین باوجود اپنی وسعت کے ان پر تنگ ہونے لگی اور وہ خود اپنی جان سے تنگ آ گئے اور انھوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اس کے کہ اسی کی طرف رجوع کیا جائے، پھر ان کے حال کی طرف توجہ فرمائی تا کہ وہ آئندہ بھی توبہ کر سکیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے اور بڑا رحم دل ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی نماز سے واپس ہوتا ہے لیکن اس کے لئے اس کی نماز کا دسواں حصہ، نواں حصہ، آٹھواں حصہ، ساتواں حصہ، چھٹا حصہ، پانچوں حصہ، چوتھا حصہ، تیسرا حصہ، اور آدھا حصہ ہی لکھا جاتا ہے۔ (مسند احمد، ابو داؤ)

یعنی آدمی جس قدر خشوع خضوع اور اللہ کی طرف دل لگا کر نماز ادا کرتا ہے اسی کے مطابق اس کی نیکی لکھی جاتی ہے اور وہ عمل قبول کیا جاتا ہے،

Www.IslamicBooks.Website

اسی طرح سے دعاؤں کا مسئلہ ہے مظلوم اور مضطر کی دعا اسی بناء پر قبول ہوتی ہے، کیونکہ اس کا دل پوری طرح سے اللہ کے لئے فارغ ہوتا ہے جیسے کہ وہ مومن لڑکا جس کا بیان گذر چکا ہے جب اس کو پہاڑ سے گرانے کے لئے لے جایا گیا تو اس نے پوری توجہ سے اللہ سے یہ دعا کی کہ اللہ تعالی تو ان لوگوں کو ہلاک کردے چنانچہ اللہ نے اس کی دعا قبول کرلی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت تم سے جوتے کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے اسی طرح سے جہنم بھی۔ (بخاری)

لہٰذا اگر کوئی شخص جنت اپنے سے اس قدر قریب سمجھے گا تو پوری طرح اپنا دل اس کی طرف لگائے گا، اور جو شخص جہنم کو اس قدر قریب سمجھے گا وہ ساری چیزوں کو چھوڑ کر اس سے بچنے کی کوشش کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر مومن کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے پاس کیسی سزا ہے تو وہ جنت کی طمع نہ کرے گا اور اگر کافر کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ کبھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوگا''۔ یعنی اگر مومن آدمی اللہ کی سزا کو جان لے تو وہ اپنا دل اس کے عذاب سے بچنے ہی میں لگائے رکھے گا یہاں تک کہ جنت کا طمع کرنا بھول جائے گا جو کہ ہر مومن کی مراد ہوتی ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اہل اخلاص کی صحبت اور ان کے اخلاص سے فائدہ اٹھانا

میں نے غار میں تین افراد کے چھپ جانے کا تذکرہ کیا جن کے اوپر غار کا دہانہ بند ہو گیا تھا اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے صالح عمل کے وسیلے سے اخلاص کے ساتھ دعا کی تھی اور ہر ایک کی دعا سے چٹان تھوڑی تھوڑی سرکتی رہی یہاں تک کہ وہ غار سے نکل آئے ان میں سے ہر ایک نے دوسرے کی دعا سے فائدہ اٹھایا۔ لہٰذا تم بھی اہل اخلاص کی صحبت اختیار کرو، اللہ کے فضل سے ان کے اخلاص اور دعا سے تم کو فائدہ ہی فائدہ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں کے علاوہ (جو محافظین وغیرہ ہیں) کچھ فرشتے زمین میں گشت کرنے کے لئے مقرر کئے ہیں، وہ ذکر کی مجلسوں کو تلاش کرتے پھرتے ہیں، پھر اگر کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں تو اس میں لوگوں کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ان میں سے بعض بعض کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں، یہاں تک کہ زمین سے سماء دنیا تک وہ پھرتے رہتے ہیں، پھر جب وہ علیحدہ ہوتے ہیں اور آسمان پر چڑھتے ہیں تو اللہ عزوجل ان سے پوچھتا ہے (جب کہ وہ زیادہ جانتا ہے) کہ تم کہاں

Www.IslamicBooks.Website

سے آئے ہو؟ وہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم زمین پر سے تیرے کچھ ایسے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح و تکبیر اور حمد و ثناء کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں۔ اللہ تعالی کہتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ لوگ کہتے ہیں کہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں، وہ کہتا ہے کہ کیا انھوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ کہتے ہیں نہیں اے رب، وہ پھر کہتا ہے کہ اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں تو کیا کریں گے؟ پھر وہ کہتے ہیں کہ وہ تیری پناہ مانگتے ہیں، اللہ تعالی کہتا ہے کہ وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں تمہارے جہنم سے اے رب، پھر وہ کہتا ہے کیا انھوں نے میرے جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ نہیں، اللہ تعالی کہتا ہے کہ اگر وہ میرے جہنم کو دیکھ لیں تو ان کی کیا حالت ہوگی؟ وہ کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں، تو اللہ تعالی کہتا ہے کہ میں نے ان کو بخش دیا اور وہ چیز ان کو عطا کیا جو وہ مانگتے ہیں اور اس چیز سے ان کو بچایا جس سے وہ میری پناہ مانگتے ہیں۔ وہ فرشتے کہتے ہیں کہ اے رب اس کے اندر تو فلاں گناہ گار بندہ ہے وہ تو صرف وہاں سے گذر رہا تھا ان کے ساتھ بیٹھ گیا اللہ تعالی کہتا ہے کہ میں نے اسے بھی بخش دیا، یہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین محروم و بد نصیب نہیں رہتا۔ (مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

اس لئے تم اہل اخلاص سے دور نہ رہو اور رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کو یاد رکھو، آپؐ نے فرمایا: کسی بھی گاؤں یا بادیہ میں جس میں تین آدمی ہوں اور نماز نہ قائم کرتے ہوں تو ان کے اوپر شیطان غالب آجاتا ہے، لہٰذا تم جماعت کو لازم پکڑو اس لئے کہ بھیڑیا اس بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور رہتی ہے۔ (مسند احمد)

میں نے آگے ریاء کے علاج کے طریقوں میں سے ایک طریقہ اہل اخلاص کی صحبت اختیار کرنا بھی بتایا ہے۔

اعمال میں اخلاص کے فضائل

ا۔توحید میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر کسی بندے نے کبھی بھی اخلاص کے ساتھ ''لا الٰہ الا اللہ'' کہا تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں یہاں تک کہ یہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے جب تک کہ وہ گناہ کبیرہ سے دور رہے۔ (صحیح الجامع)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی شخص اس حال میں مرے کہ وہ دل سے اس بات کی گواہی دے رہا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اللہ کا رسول ہوں تو اللہ تعالی اس کو بخش دیتا ہے۔ (صحیح الجامع)

Www.IslamicBooks.Website

اور آپؐ نے فرمایا: کہ جو شخص ''لا الـه الا اللـه'' اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کہے اس کے لئے اللہ نے جہنم کی آگ کو حرام کردیا ہے۔ (بخاری ،مسلم)

۲۔نیت میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر شخص کے لئے وہی چیز ہے جس کی اس نے نیت کی۔ (بخاری، مسلم)

۳۔نماز میں اخلاص:

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کہ تم میں سے جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کھڑا ہو اور دو رکعت نماز پڑھے اور اپنے دل و چہرا (یعنی خشوع و خضوع) کے ساتھ ان دونوں رکعتوں کو پڑھے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح الجامع)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص جب اپنے وضو کا پانی قریب کرتا ہے اور کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے ،اس کے منہ اور اس کی ناک کی ساری خطائیں بہہ جاتی ہیں، پھر جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے جیسے کہ اللہ

Www.IslamicBooks.Website

نے اس کو حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کی خطائیں اس کی داڑھی کے کنارے سے پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں، پھر جب وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھ کی خطائیں اس کی انگلیوں کے کنارے سے پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں، پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے جیسے کہ اللہ نے حکم دیا ہے تو اس کے سر کی خطائیں اس کے بال کے کنارے سے پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں، پھر جب وہ اپنے قدموں کو ٹخنوں تک دھوتا ہے جیسے کہ اللہ نے اس کو حکم دیا ہے تو اس کے پیروں کی خطائیں اس کے پیر کی انگلیوں کے کنارے سے پانی کے ساتھ بہہ جاتی ہیں، اور اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھے اور اللہ کی حمد وثنا اور بڑائی بیان کرے جس کا وہ اہل ہے اور اپنے دل کو اللہ کے لئے فارغ کردے تو اپنی خطاؤں سے اس دن کی طرح واپس لوٹتا ہے جس دن وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔(مسلم)

۱۴۔ سجدہ میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ کے لئے سجدہ کرے تو اللہ تعالی اس کے لئے اس کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس سے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے اور اس کے لئے ایک درجہ بلند کر دیتا ہے لہٰذا تم

Www.IslamicBooks.Website

کثرت سے سجدے کیا کرو۔ (صحیح الجامع)

۵۔ رمضان کی راتوں میں نماز پڑھنے میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رمضان کی راتوں میں اخلاص اور احتساب (ثواب کی نیت) کے ساتھ نماز پڑھے اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

۶۔ شب قدر میں نماز پڑھنے میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص شب قدر میں ایمان اور احتساب (ثواب کی نیت) کے ساتھ نماز پڑھے اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (بخاری)

۷۔ مسجد سے محبت رکھنے میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ سات قسم کے لوگ ہیں جن کو اللہ اس دن اپنا سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، عادل بادشاہ، ایسا نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ کی عبادت میں گزاری، اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے، اور ایسے دو آدمی جو اللہ کی خاطر آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں دونوں اسی بنیاد پر ملتے اور جدا ہوتے ہیں، اور ایک وہ آدمی جس کو کسی حسین و جمیل اور

Www.IslamicBooks.Website

حسب ونسب والی عورت نے زنا کے لئے بلایا تو اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، ایک وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ کیا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا کہ اس کا دایاں ہاتھ کیا خرچ کرتا ہے اور ایک وہ شخص جس نے اللہ کو تنہائی میں یاد کیا تو اس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی مسلمان مسجد میں نماز پڑھنے اور ذکر کرنے جاتا ہے تو جس وقت سے وہ اپنے گھر سے نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اسی طرح بشاشت اور کشادہ روئی سے پیش آتا ہے جیسے کہ کسی پردیسی کے اہل خانہ اس سے بشاشت اور کشادہ روئی سے پیش آتے ہیں جب وہ اپنے گھر لوٹتا ہے۔ (ابن ماجہ، حاکم)

۸- نماز کے لئے نکلنے میں اخلاص:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی کا جماعت سے نماز پڑھنا تنہا بازار میں یا گھر میں نماز پڑھنے سے بیس گنا سے بھی زیادہ افضل ہے۔ وہ اس لئے کہ جب کوئی شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد آتا ہے اور اس کا مقصد صرف نماز پڑھنا ہوتا ہے اور اس کو صرف نماز اٹھا کر لاتی ہے تو وہ

Www.IslamicBooks.Website

جو بھی قدم چلتا ہے اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک درجہ بلند کرتا ہے اور اس سے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جائے، پھر جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ نماز ہی کی حالت میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ نماز کے انتظار میں رکا رہتا ہے اور فرشتے اس کے لئے دعائیں کرتے ہیں جب تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ پر موجود ہوتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ اے اللہ! اس پر رحم کر، اس کو بخش دے اور اس کی توبہ قبول کر لے، جب تک کہ وہ تکلیف نہ پہنچائے اور حدث نہ کرے۔ (بخاری، مسلم)

۹۔ مسجد میں انتظار کرنے میں اخلاص:

اوپر جو حدیث بیان کی گئی ہے اس میں ہے کہ جب آدمی مسجد میں داخل ہوتا ہے تو وہ نماز ہی کی حالت میں ہوتا ہے جب تک کہ وہ نماز کے انتظار میں رکا رہتا ہے۔

۱۰۔ اذان کا جواب دینے میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن "الله اکبر الله اکبر" کہے اور تم میں کوئی شخص اس کے جواب میں دل سے "الله اکبر الله اکبر" کہے، پھر جب مؤذن "اشهد ان لا اله الا الله" کہے تو اس

Www.IslamicBooks.Website

کے جواب میں ''اشھد ان لا الہ الا اللہ'' کہے، پھر جب مؤذن ''اشھد أن محمدا رسول اللہ'' کہے تو اس کے جواب میں ''اشھد أن محمدا رسول اللہ'' کہے، پھر جب مؤذن ''حی علی الصلوۃ'' کہے تو اس کے جواب میں '' لا حول و لا قوۃ الا باللہ'' کہے، پھر جب مؤذن ''حی علی الفلاح'' کہے تو اس کے جواب میں ''لا حول و لا قوۃ الا باللہ'' کہے، پھر جب مؤذن ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' کہے تو اس کے جواب میں ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' کہے، پھر جب مؤذن ''لا الہ الا اللہ'' کہے تو اس کے جواب میں ''لا الہ الا اللہ'' کہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

۱۱۔ روزہ رکھنے میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب (ثواب کی نیت) کے ساتھ رکھا اس کے پہلے اور بعد کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (صحیح الجامع)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا تو اللہ تعالی جہنم کو اس سے سو سال کی مسافت کے مقدار دور کرے گا۔ (صحیح الجامع)

Www.IslamicBooks.Website

اور آپؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان ایک خندق بنا دیتا ہے، جس کا فاصلہ ایسے ہی ہے جیسے کہ آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔ (صحیح الجامع)

۱۲۔ زکوٰۃ ادا کرنے میں اخلاص:

حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ سے روایت ہے کہ اہل نجد کا ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا جس کے بال پراگندہ تھے، ہم اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سن رہے تھے لیکن جو کہہ رہا تھا اس کو نہیں سمجھ رہے تھے، یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے قریب ہوا، اس نے آپ سے اسلام کے بارے میں پوچھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں اس نے کہا اس کے علاوہ بھی میرے اوپر نمازیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ نفل نمازیں پڑھو، پھر آپؐ نے فرمایا: رمضان کے روزے ہیں، اس نے کہا کہ کیا اس کے علاوہ بھی کوئی روزہ میرے اوپر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں مگر یہ کہ تم نفل روزے رکھو، وہ کہتے ہیں کہ پھر آپ نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر کیا، اس نے کہا کہ کیا اس کے علاوہ بھی میرے اوپر کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ تم نفل

Www.IslamicBooks.Website

صدقہ کرو، پھر وہ آدمی واپس جانے لگا اور کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم نہ میں اس سے زیادہ کروں گا نہ کم کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اس نے سچ مچ ایسا کیا تو یہ کامیاب ہو گیا۔ (بخاری، مسلم)

۱۳۔ صدقہ کرنے میں اخلاص:

وہ حدیث جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ سات آدمیوں کو اس دن اپنا سایہ دے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔ اس میں سے ایک وہ شخص بھی ہے جس نے چھپا کر صدقہ کیا یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتہ نہیں چلتا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: بھلائی کے کام برائی کی ہلاکتوں سے بچاتے ہیں، اور پوشیدہ طور پر صدقہ کرنا اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور صلہ رحمی عمر کو بڑھاتی ہے۔ (بخاری، مسلم)

۱۴۔ حج کرنے میں اخلاص:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، پوچھا گیا پھر کون؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد کرنا، پوچھا گیا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا: حج مبرور۔ (بخاری، مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

حج مبرور وہ حج ہے جس میں معصیت کا ارتکاب نہ ہو۔ اس کے اندر اخلاص کی طرف اشارہ ہے کیوں کہ شرک اور ریاء معصیت ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس نے اللہ کے لئے حج کیا اور اس میں شہوانی باتوں اور فسق و فجور سے بچا، وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو کر لوٹتا ہے جیسے اس دن پاک تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ (بخاری)

۱۵۔شہادت کے طلب کرنے میں اخلاص:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے سچے دل سے اللہ کے راستے میں شہادت حاصل کرنے کی دعا کی تو اللہ تعالی اس کو شہید کا اجر دے گا چاہے وہ اپنے بستر پر مرے۔ (ترمذی، نسائی)

۱۶۔دشمن کی سرحد پر نگرانی کرنے کے لئے قیام کرنے میں اخلاص:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن اور ایک رات سرحد پر قیام کیا تو اس کے لئے ایک مہینہ دن میں روزہ رکھنے اور رات میں نماز پڑھنے کا ثواب ہے۔ اور جس شخص کو سرحد کی حفاظت کرنے کے دوران موت آ گئی تو اس کے لئے بھی وہی ثواب

Www.IslamicBooks.Website

ہے، اور اس کے لئے روزی جاری کر دی جائے گی اور وہ شیطان سے محفوظ رہے گا۔ (نسائی)

۱۷۔ غازی کے لئے سامان مہیا کرنے میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے والے کے لئے سامان تیار کیا تو اس کو اس کے مثل اجر ملے گا اور اس غازی کے اجر میں سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ (ابن ماجہ)

۱۸۔ جہاد میں اخلاص:

رسول اللہ نے فرمایا: کہ جس نے اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے جہاد کیا تو وہ اللہ کے راستے میں ہے۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ کے راستے میں زخمی شخص قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا جس کا رنگ خون کا ہوگا مگر بو مشک کی ہوگی۔ (بخاری)

۱۹۔ توبہ میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے غرغرۃ (موت کے وقت کی آواز) سے پہلے اللہ سے توبہ کیا تو اس کا توبہ اللہ تعالیٰ قبول کر لے گا۔ (مسند احمد)

Www.IslamicBooks.Website

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے جو لوگ گذر چکے ہیں ان میں سے ایک شخص نے ۹۹ آدمیوں کو قتل کیا پھر اس نے پوچھا کہ دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ لوگوں نے ایک راہب کو بتا دیا چنانچہ وہ راہب کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ اس نے ۹۹ آدمیوں کو قتل کیا ہے تو کیا اس کے لئے توبہ ہے؟ راہب نے کہا نہیں، پھر اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور ۱۰۰ پورا کر دیا، پھر اس نے لوگوں سے پوچھا کہ دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ لوگوں نے ایک عالم کو بتایا، چنانچہ وہ اس عالم کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ میں نے ۱۰۰ آدمیوں کا قتل کیا ہے تو کیا میرے لئے توبہ ہے؟ اس عالم نے کہا ہاں، اس کے درمیان اور توبہ کے درمیان بھلا کون سی چیز حائل ہو سکتی ہے۔ فلاں سرزمین میں جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو اور اپنی سرزمین میں نہ لوٹو اس لئے کہ وہ بری جگہ ہے۔ چنانچہ وہ چلا یہاں تک کہ جب آدھے راستے میں پہنچا تو اس کو موت آ گئی۔ پھر رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں میں جھگڑا ہوا۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا کہ وہ اللہ سے توبہ کر کے آیا ہے، اور عذاب کے فرشتوں نے کہا کہ

Www.IslamicBooks.Website

اس نے کبھی کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا۔ پھر ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی شکل میں آیا، ان لوگوں نے اس کو اپنا حکم بنایا، اس نے کہا: دونوں زمین کے درمیان کا فاصلہ ناپو اور جس کی طرف وہ زیادہ قریب ہو اس کا اہل مانو، چنانچہ انہوں نے پیمائش کی اور اس کو اس سرزمین سے زیادہ قریب پایا جہاں اس نے جانے کا ارادہ کیا تھا، چنانچہ رحمت کے فرشتوں نے اس کو لیا۔ (بخاری، مسلم)

۲۰۔ استغفار میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ سید الاستغفار یہ ہے کہ آدمی کہے کہ اے اللہ تو میرا رب ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں، میں تیرے عہد و پیمان پر حتی الامکان باقی ہوں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس برائی سے جو میں نے کی ہے، میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں، اور میں اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں بس تو مجھے بخش دے، اس لئے کہ تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو بخشنے والا نہیں ہے، جس نے دن میں یہ بات اس پر یقین کے ساتھ کہی اور اسی دن شام کرنے سے پہلے مر گیا تو وہ اہل جنت میں سے ہے، اور جس نے اس کو رات میں اس پر یقین کے ساتھ کہا اور صبح

Www.IslamicBooks.Website

ہونے سے پہلے مر گیا تو وہ اہل جنت میں سے ہے۔ (بخاری)

۲۱۔ رونے میں اخلاص:

اس کا ذکر اس حدیث میں ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالی سات آدمیوں کو اپنا سایہ اس دن دے گا جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی دوسرا سایہ نہ ہوگا، اس میں سے ایک آدمی وہ بھی ہے جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں رو پڑیں۔

۲۲۔ ذکر میں اخلاص:

مذکورہ بالا حدیث میں یہ بھی ہے

۲۳۔ صدق میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر تم اللہ سے سچائی کا معاملہ رکھو گے تو اللہ تمہارے ساتھ سچائی کا معاملہ کرے گا۔ (نسائی)

۲۴۔ صبر میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر میں اپنے مومن بندے کے اہل دنیا میں سے کسی عزیز کو موت دیتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرتا ہے تو میرے پاس اس کا بدلہ جنت ہی ہے۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے

Www.IslamicBooks.Website

طاعون کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا: کہ یہ ایک عذاب تھا جس کو اللہ تعالی جس پر چاہتا بھیجتا تھا لیکن اللہ تعالی نے اس کو مومنوں کے لئے رحمت بنایا ہے، لہٰذا جو بھی مومن بندہ طاعون میں مبتلا ہو اور اس پر صبر کرتے ہوئے اپنے شہر میں یہ سمجھ کر ٹھہرا رہے کہ اس کو وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ تعالی نے اس کے لئے لکھ دی ہے تو اس کے لئے شہید کے برابر اجر ہے۔ (بخاری)

۲۵۔ اللہ پر توکل کرنے میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے بنی اسرائیل کے ایک شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگا، اس نے کہا میرے پاس گواہ لے آؤ جس کو میں گواہ بناؤں، اس نے کہا گواہی کیلئے اللہ ہی کافی ہے، اس نے کہا ضامن لاؤ، اس نے کہا اللہ وکالت کیلئے کافی ہے، اس نے کہا تم نے سچ کہا، پھر اس نے اس کو ایک متعین مدت تک کے لئے دینار دے دیا، پھر وہ سمندر میں گیا اور اپنی ضرورت پوری کی۔ پھر وہ ایک سواری تلاش کرنے لگا تا کہ اس پر سوار ہو کر اس آدمی کے پاس آئے جس سے قرض لیا تھا اور وقت مقررّہ پر اس کا قرض ادا کرے۔ لیکن اس کو کوئی سواری نہیں ملی چنانچہ اس نے ایک لکڑی لی اور

Www.IslamicBooks.Website

اس کے اندر سوراخ کیا اور دینار کو اس لکڑی میں ایک خط کے ساتھ رکھ دیا پھر سوراخ کو بند کر دیا، پھر اس کو سمندر کے پاس لایا اور کہا اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں سے ایک ہزار دینار قرض لیا تھا تو اس نے مجھ سے ضامن کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا اللہ وکالت کے لئے کافی ہے چنانچہ وہ تیری وکالت سے راضی ہو گیا، اور اس نے مجھ سے گواہ طلب کیا تو میں نے کہا کہ گواہی کے لئے بھی اللہ کافی ہے تو وہ تیری گواہی پر بھی راضی ہو گیا، میں نے پوری کوشش کی کہ کوئی سواری مل جائے جس پر سوار ہو کر میں اس تک اس کا پیسہ پہنچا دوں، لیکن مجھے کوئی سواری نہیں ملی لہذا میں اس کو تیری امانت میں رکھتا ہوں، پھر اس نے سمندر میں لکڑی کو پھینک دیا اور وہ سمندر کے اندر چلی گئی پھر وہ واپس ہو کر ایک سواری تلاش کرنے لگا جو اس کو اس کے شہر تک پہنچا دے، پھر وہ آدمی جس سے اس نے قرض لیا تھا یہ دیکھنے نکلا کہ شاید کوئی سواری اس کا مال لے کر آئی ہو، لیکن اسے وہ لکڑی ملی جس کے اندر دینار تھا، اس نے اس لکڑی کو اپنے گھر میں ایندھن میں جلانے کے لئے لے لیا، پھر جب اس لکڑی کے ٹکڑے کیئے تو اس کے اندر خط اور دینار ملا، پھر وہ آدمی جس کو اس نے قرض دیا تھا ایک ہزار دینار لے کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم

Www.IslamicBooks.Website

میں سواری کی تلاش میں کوشش کرتا رہا تاکہ تمہارا مال تمہارے پاس پہنچا دوں لیکن مجھے کوئی سواری اس سے پہلے نہیں ملی، اس نے کہا کے اس سے پہلے کیا تم نے کوئی چیز میرے پاس بھیجی تھی، اس نے کہا کہ میں نے تم کو بتایا کہ اس سے پہلے مجھے کوئی سواری نہیں ملی، اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس چیز کو مجھ تک پہنچا دیا جو تم نے لکڑی میں بھیجا تھا، چنانچہ وہ ایک ہزار دینار لے کر سیدھا واپس چلا گیا۔ (بخاری)

۲۶۔ محبت میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو یہ پسند ہو کہ وہ ایمان کا مزہ پائے تو وہ کسی شخص سے اللہ کی خاطر محبت کرے۔ (مسند احمد)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص ایک دوسرے گاؤں میں اپنے ایک بھائی کی زیارت کرنے کے لئے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ مقرر کر دیا پھر جب وہ اس فرشتے کے پاس پہنچا تو اس نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا کہ میں اپنے ایک بھائی کے پاس اس گاؤں میں جا رہا ہوں۔ فرشتے نے کہا: کیا تم اس کے پاس کوئی چیز لینے جا رہے ہو جس سے تمہارا فائدہ ہو؟ اس نے کہا کہ میں تو صرف اس سے محبت کرتا

Www.IslamicBooks.Website

ہوں۔ فرشتے نے کہا: مجھ کو اللہ نے تمہارے پاس قاصد بنا کر بھیجا ہے تا کہ میں تم کو بتا دوں کہ اللہ بھی تم سے محبت کرتا ہے جیسے کہ تم اللہ کی خاطر اس سے محبت کرتے ہو۔ (مسند احمد)

۲۷۔ اللہ کی خاطر زیارت کرنے میں اخلاص:

مذکورہ بالا حدیث میں اس کا بیان گذر چکا ہے۔

۲۸۔ والدین کی اطاعت میں اخلاص:

اس کا بیان اس حدیث میں گذر چکا ہے جس میں ہے کہ تین آدمیوں نے ایک غار میں پناہ لی اور ایک چٹان گرنے سے غار کا دہانہ بند ہو گیا، تو انہوں نے اپنے اپنے صالح اعمال کے وسیلہ سے دعا کی، ان میں سے ایک شخص نے کہا کہ اے اللہ! میرے والدین بہت ضعیف تھے اور میں ان سے پہلے اپنے گھر والوں اور خادموں وغلاموں کو دودھ نہیں پلاتا تھا، ایک مرتبہ میں بہت دور درخت کی تلاش میں نکل گیا اور لوٹنے میں تاخیر ہوئی تو وہ سو چکے تھے، لہٰذا میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لئے ان کے اٹھنے کا انتظار کرنے لگا یہاں تک کہ فجر کا وقت ہو گیا اور بچے میرے قدم کے پاس بھوک سے تڑپتے رہے، پھر دونوں بیدار ہوئے اور دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے

Www.IslamicBooks.Website

لئے کیا ہوتو ہم سے یہ چٹان ہٹا لے چنانچہ چٹان تھوڑا اسا ہٹ گئی۔

۲۹۔اللہ کے لئے منکر چھوڑنے میں اخلاص:

اس کا ذکر بھی مذکورہ بالا حدیث میں ہو چکا ہے، جس میں غار والوں کا قصہ ہے، ان میں ایک وہ شخص تھا جس نے اپنے چچازاد بہن سے زنا کرنے کا پورا ارادہ کرلیا تو اس نے کہا اللہ سے ڈرو اور اس مہر کو نہ توڑو مگر حق کے ساتھ، چنانچہ وہ رک گیا جب کہ وہ اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھی، اس نے اپنے اس عمل کو وسیلہ بناتے ہوئے کہا کہ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری خوشنودی کے لئے کیا ہے تو تو ہم سے یہ چٹان ہٹادے چنانچہ تھوڑا سا چٹان ہٹ گئی۔

۳۰۔مزدوری ادا کرنے میں اخلاص:

غار والے قصے میں ایک تیسرا آدمی وہ بھی تھا جس نے کہا کہ اے اللہ! میں نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر رکھا تھا میں نے ان کو ان کی مزدوری دے دی لیکن ان میں ایک شخص مزدوری نہ لے سکا اور چلا گیا میں نے اس کی مزدوری کو ایک کام میں لگا دیا جس سے مال میں بہت اضافہ ہوا، وہ میرے پاس مزدوری لینے کیلئے کچھ دنوں کے بعد آیا اور مجھ سے کہا کہ اے اللہ کے بندے!

Www.IslamicBooks.Website

میری مزدوری دے دے، میں نے کہا کہ یہ جو کچھ تم اونٹ، گائے، بکری، اور غلام دیکھ رہے ہو وہ تمہاری مزدوری ہے۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے مجھ سے مذاق مت کر، میں نے کہا کہ میں تم سے مذاق نہیں کرتا ہوں چنانچہ اس نے ان تمام کو لیا اور ہانک کر لے گیا اور کچھ بھی نہیں چھوڑا۔ اے اللہ! اگر یہ کام میں نے تیری خوشنودی کے لئے کیا ہے تو ہم سے اس چٹان کو ہٹا لے، چنانچہ وہ چٹان ہٹ گئی اور وہ لوگ غار سے باہر نکل آئے۔

۳۱۔ نیت میں اخلاص اگرچہ عمل نہ کیا ہو:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے سچے دل سے اللہ کے راستے میں شہادت پانے کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ اس کو شہید کا ثواب دے گا خواہ وہ اپنے بستر ہی پر مرے۔ (ترمذی، نسائی)

۳۲۔ زہد میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اچھا اور قیمتی لباس اللہ کے لئے تواضع اختیار کرنے کے لئے چھوڑ دیا جب کہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن سارے لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا کہ جنت کے لباس میں سے جس کو

Www.IslamicBooks.Website

چاہے پہنے۔ (صحیح الجامع)

۳۳۔تواضع اختیار کرنے میں اخلاص:

مذکورہ بالا حدیث میں اس کا ذکر ہو چکا ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی خاطر تواضع اختیار کی تو اللہ اس کو بلند مرتبہ عطا کرے گا۔(صحیح الجامع)

۳۴۔مسجد بنانے میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کے لئے مسجد بنائی، جس میں اللہ کا ذکر ہو تو اللہ تعالی اسی طرح اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔(صحیح الجامع)

اور فرمایا: جس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے مسجد بنائی تو اللہ اسی طرح اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔(بخاری)

۳۵۔سیکھنے اور سکھانے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی زیارت کرنے میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے میری اس مسجد کی زیارت کوئی اچھی چیز سیکھنے یا سکھانے کے لئے کی تو وہ اللہ کے راستے میں جہاد

Www.IslamicBooks.Website

کرنے والے کے مرتبہ میں ہے، اور جس نے اس کی زیارت کسی اور دوسرے مقصد سے کی تو وہ اس آدمی کے مرتبہ میں ہے جو دوسرے کے سامان کی طرف دیکھتا ہے۔ (صحیح الجامع)

۳۶۔غازی کے لئے سامان مہیا کرنے میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے والے کے لئے سامان تیار کیا اس نے غزوہ کیا، اور جس نے اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے والے کے اہل وعیال کی اس کی غیر موجودگی میں دیکھ بھال کی تو اس نے غزوہ کیا۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ کے راستے میں غزوہ کرنے والے کے لئے سامان تیار کیا تو اس کے لئے اس کے برابر ثواب ہے اور غازی کے اجر میں سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ (صحیح الجامع)

۳۷۔مسلمان کے جنازے میں شامل ہونے میں اخلاص:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسلمان کے جنازے میں ایمان و احتساب (ثواب کی نیت) کے ساتھ پیچھے پیچھے چلے یہاں تک کہ جنازے کی نماز پڑھ لے اور اس کے دفن سے فارغ ہو جائے تو وہ دو قیراط اجر لے کر واپس ہوتا ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جس

Www.IslamicBooks.Website

شخص نے جنازے کی نماز میں شرکت کی اور دفن کرنے سے پہلے واپس ہوگیا تو وہ ایک قیراط اجر لے کر واپس ہوتا ہے۔ (بخاری، نسائی)

۳۸۔ کھانا کھلانے میں اخلاص:

اللہ تعالی اہل اخلاص کی ایک جماعت کے بارے میں فرماتا ہے:

﴿ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا و یتیما وأسیرا انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاء ولا شکورا﴾ (سورة دھر:۸-۹)

اور اللہ تعالی کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو تمہیں صرف اللہ کی رضامندی کے لئے کھلاتے ہیں نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ شکر گزاری۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک بکری ہدیے میں پیش کی گئی، آپؐ نے فرمایا: اس کو بانٹ دو چنانچہ خادم جب اس کو کسی کے گھر دے کر واپس لوٹتا تو حضرت عائشہؓ پوچھتیں کہ ان لوگوں نے کیا کہا؟ خادم کہتا: ان لوگوں نے کہا ہے 'بارک الله فیکم' (اللہ تمہیں برکت دے) پھر حضرت عائشہؓ کہتیں: "وفیھم بارک الله" (اللہ انہیں بھی برکت دے) ہم ان کو ایسے ہی لوٹائیں

Www.IslamicBooks.Website

گے جیسے کہ انہوں نے کہا ہے اور ہمارا اجر ہمارے لئے باقی رہے گا۔ (صحیح الکلم الطیب - ۲۳۸) یہ حضرت عائشہ کا انتہائی اخلاص تھا کہ وہ کسی کی طرف سے کسی چیز کا انتظار نہیں کرتیں تھیں یہاں تک کہ دعا کا بھی نہیں۔

۳۹۔ دعا میں اخلاص:

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ادعوا ربکم تضرّعاً وخفیة انه لا یحب المعتدین﴾ (اعراف - ۵۵) تم لوگ اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑگڑا کر بھی اور چپکے چپکے سے بھی واقعی اللہ تعالی ان لوگوں کو ناپسند کرتا ہے جو حد سے نکل جائیں۔ ابن جریر کہتے ہیں کہ 'تضرّعا' سے مراد اس کی اطاعت کے لئے اپنے آپ کو حقیر اور عاجز ظاہر کرنا اور ''خفیة'' سے مراد دل کا خشوع، اس کی وحدانیت اور ربوبیت پر یقین پوشیدہ طور پر کرنا ہے، جو اللہ اور بندے کے ہی درمیان ہو نہ کہ اعلانیہ طور پر دکھانے کے لئے۔ (تفسیر ابن کثیر)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ تم اللہ سے دعا اس یقین کے ساتھ کرو کہ وہ دعا قبول کی جائے گی اور یہ جان لو کہ اللہ تعالی غافل لاپرواہ دل

Www.IslamicBooks.Website

سے دعا قبول نہیں کرتا ہے۔

بعض چیزوں میں اخلاص کا وہم ہوتا ہے، لیکن حقیقت میں اخلاص نہیں ہوتا

(۱) کبھی اخلاص کے ساتھ نفسانی خواہشات شامل ہو جاتی ہیں جیسے کہ کوئی آدمی معلم ہے اور درس و تدریس کا فریضہ اس لئے انجام دیتا ہے تا کہ لوگ اس کے کلام کی لذت سے مسرور ہوں یا غزوہ میں جاتا ہے تا کہ فن حرب سیکھے تو اس میں اللہ کے لئے کامل اخلاص نہیں۔

(۲) آدمی ریاء کو ناپسند کرتا ہے لیکن کبھی اس کی تعریف کی جاتی ہے تو اس کو ناپسند نہیں کرتا بلکہ خوشی محسوس کرتا ہے اور یہ محسوس کرتا ہے کہ اس سے اس کو عبادت کی تھکاوٹ سے کچھ راحت ملتی ہے اور یہ شرک خفی کی قسموں میں انتہائی پوشیدہ قسم ہے۔

(۳) کبھی آدمی ریاء میں مبتلا ہو جاتا ہے، وہ زبان سے صراحتاً یا اشارۃً اس کا اظہار نہیں کرتا بلکہ اپنی عادت و خصلت سے اس کا اظہار کرتا ہے جیسے لاغری، زردی جو چہرے پر ظاہر ہوتی ہے، آواز کی پستی، آنسو کے آثار، نیند کا غلبہ، جو لمبی تہجد کی نماز پڑھنے پر دلالت کرتا ہے۔

(۴) کبھی آدمی پوشیدہ رہنا چاہتا ہے لیکن جب لوگ اسے دیکھتے

Www.IslamicBooks.Website

ہیں تو یہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اسے پہلے سلام کریں اور اس سے عزت و احترام اور بشاشت سے ملیں، اس کی ضرورت کو پوری کرنے کے لئے تیار ہو جائیں، اس کے ساتھ نرم معاملہ کریں اور مجلس میں اس کو جگہ دیں اور اگر کسی نے ان چیزوں میں اس کے ساتھ کمی کی تو اس پر بہت گراں گزرتا ہے گویا کہ اس کا نفس اس پوشیدہ عبادت و اطاعت کی بناء پر لوگوں سے احترام کا تقاضا کرتا ہے۔

(۵) کبھی رات بھر نماز پڑھنے کی عادت بنالیتا ہے جو اس کے اوپر گراں ہوتی ہے لیکن جب کوئی مہمان آتا ہے تو ایسے ظاہر کرتا ہے جیسے کہ اس کو کچھ ہوا ہی نہیں بلکہ وہ چاق و چوبند ہے اور یہ عبادت اس کے لئے بہت آسان ہے۔

(٦) کبھی آدمی کو اپنے اعمال و اخلاص کو دیکھ کر غرور پیدا ہو جاتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اگر تم گناہ نہیں کرتے تو میں تم پر اس سے بھی بڑی چیز سے ڈرتا اور وہ عجب (خود بینی وغرور) ہے"۔

(۷) کبھی وہ دعوت اس بناء پر قبول کرتا ہے کہ دعوت لینے والے کا کھانا اس کے گھر کے کھانے سے زیادہ عمدہ اور لذیذ ہوگا، وہ اس بناء پر دعوت میں نہیں جاتا کہ دعوت لینے والے کی دعوت کو قبول کرنا اللہ کے

Www.IslamicBooks.Website

حکم کی اطاعت ہے۔

(۸) کبھی اپنے بعض بھائیوں کی زیارت کا قصد کرتا ہے جن سے وہ اللہ کی خاطر محبت کرتا ہے لیکن اس کے دل میں اس زیارت سے ایک خواہش پوشیدہ ہوتی ہے وہ یہ کہ اس کے سامنے عمدہ قسم کا کھانا، مشروب اور حلوہ پیش کیا جائے گا۔

(۹) کبھی آدمی مختلف قسم کے کھانے پینے کی چیزیں ایسے آدمی کے سامنے پیش کرتا ہے جس نے اس کی دعوت اس سے پہلے کی تھی اور اس کے سامنے کھانے پینے کی چیزیں پیش کی تھیں اور کوشش کرتا ہے کہ اس کو ویسے ہی کھانا کھلائے جیسے کہ اس نے کھلایا تھا یا اس سے بہتر کھلائے، اور کبھی ایسے شخص کو ہدیہ دیتا ہے جس نے اس سے پہلے اس کو ہدیہ دیا تھا اور کوشش یہ کرتا ہے کہ اس کی قیمت کے برابر یا اس سے بڑھ کر ہدیہ دے۔ (لیکن اگر کوئی شخص ایسے آدمی کی دعوت کرے یا ہدیہ دے جس نے اس سے پہلے اس کی دعوت لی تھی یا ہدیہ دیا تھا اور اس کا مقصد رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی بجا آوری ہو تو یہ اخلاص کے منافی نہیں ہوگا اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ" (ترمذی)

جس نے انسان کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا۔

Www.IslamicBooks.Website

دوسری فصل
ریاء اور اس کی قسمیں

ریاء کی قسمیں یہ ہیں:

(۱) جسمانی ریاء:

جسمانی ریاء یہ ہے کہ آدمی لاغری اور زردی کو اپنے جسم پر ظاہر کرے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ عبادت میں بہت محنت کرتا ہے اور آخرت کا خوف اس پر غالب ہے، یا اپنی آواز کو پست کر کے آنکھوں کو دھنسا لے، اپنے جسم کو کمزور بنا لے، تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ وہ مسلسل روزہ رکھتا ہے۔

(۲) لباس میں ریاء:

جیسے کہ چہرے کے اوپر سجدے کے نشان کو باقی رکھنا اور خاص قسم کا لباس پہننا جس کو ایک جماعت پہنتی ہے جن کو لوگ علماء کہتے ہیں تاکہ اس کو بھی عالم کہا جائے۔

(۳) قول میں ریاء:

قول میں ریاء عام طور پر دیندار لوگ کرتے ہیں۔ مثلاً: جب وہ وعظ ونصیحت کرتے ہیں تو بعض ایسا لفظ اور محاورہ استعمال کرتے ہیں جس

Www.IslamicBooks.Website

سے ان کے علم کی گہرائی کا اظہار ہو، لوگوں کے سامنے اپنے دونوں ہونٹوں کو ذکر میں ہلاتے رہتے ہیں، یا لوگوں کے سامنے برائیوں کو دیکھ کر غصے کا اظہار کرتے ہیں، یا اپنی آواز کو پست کر لیتے ہیں، یا قرآن کی تلاوت نرمی سے کرتے ہیں تاکہ خوف وغم اور خشوع وخضوع معلوم ہو۔

(۴) عمل میں ریاء:

جیسے نمازی قیام اور رکوع و سجود لمبا کر کے دکھائے، خشوع کا اظہار کرے، یا روزہ، غزوہ، حج، صدقہ وغیرہ دکھانے کے لئے کیا جائے۔

(۵) دوستوں اور زائرین کے ذریعے دکھاوے کا کام کرنا:

جیسے کسی عالم یا عابد کو اپنے گھر بلائے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ فلاں عالم یا عابد نے اس کی زیارت کی اور لوگ یہ کہیں کہ اہل دین اس کے پاس آتے ہیں۔

بعض چیزیں ریاء اور شرک معلوم ہوتی ہیں، لیکن وہ ریاء اور شرک نہیں ہیں۔

(۱) کسی خیر کے کام پر اگر لوگ کسی کی تعریف کریں:

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ اس آدمی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو کوئی بھلائی کا کام کرتا ہے

Www.IslamicBooks.Website

اور اس پر لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ مومن کو جلد ملنے والی بشارت ہے۔ (مسلم)

(۲) عبادت کرنے والوں کو دیکھ کر عبادت کے لئے اٹھ کھڑا ہونا:

مقدسی کہتے ہیں: ''کبھی آدمی تہجد پڑھنے والوں کے ساتھ رات گذارتا ہے وہ رات کے زیادہ حصے میں نماز پڑھتے ہیں مگر اس کی عادت ایک ہی گھنٹہ نماز پڑھنے کی ہے لیکن وہ ان لوگوں کے برابر نماز پڑھتا ہے۔ یا وہ روزہ رکھتے ہیں تو وہ بھی روزہ رکھتا ہے۔ اس کو دیکھ کر بعض لوگ ریاء کاری کا گمان کر سکتے ہیں، لیکن یہ ریاء کاری بالکل نہیں ہے بلکہ اس کے اندر تفصیل ہے، وہ یہ کہ ہر مومن اللہ کی عبادت کرنے میں رغبت رکھتا ہے لیکن بعض چیزیں اس کو روک لیتی ہیں اور اس پر غفلت طاری ہو جاتی ہے لیکن جب وہ دوسروں کو عبادت کرتے ہوئے دیکھے تو اس کی غفلت دور ہو سکتی ہے، پھر وہ کہتے ہیں کہ اس کا معاملہ اس طرح آزمایا جائے گا کہ اگر وہ لوگوں کے ساتھ ایسی جگہ موجود ہو جہاں وہ لوگوں کو دیکھتا ہو لیکن لوگ اس کو نہ دیکھتے ہوں پھر اگر اس کا نفس خوب عبادت کرتا ہے تو سمجھ لو وہ اللہ کے لئے ہے اور اگر خوب عبادت نہیں کرتا تو یہ سمجھ لو اس کی عبادت ان لوگوں کے پاس ریاء کاری ہے، اور اس پر بقیہ

Www.IslamicBooks.Website

چیزوں کو قیاس کرو"۔ (مختصر منهاج القاصدين: ٢٣٤)

میں کہتا ہوں کہ تنہائی میں آدمی کی سستی اور جماعت میں اس کی پھرتی رسول اللہ ﷺ کے اس قول کے مطابق ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے: کہ تم جماعت کو لازم پکڑو اس لئے کہ بھیڑیا ریوڑ سے علیحدہ بکری کو کھاتا ہے"۔

(۳) اچھا کپڑا اور اچھا جوتا پہننا:

صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی کبر ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا"۔ ایک آدمی نے کہا کہ آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، اس کا جوتا اچھا ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: "کہ اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ کبر یہ ہے کہ تکبر سے حق کو قبول نہ کیا جائے اور لوگوں کو حقیر سمجھا جائے"۔

(۴) گناہوں کو چھپانا اور لوگوں سے بیان نہ کرنا:

گناہوں کو چھپانا اور کھلم کھلا اس کو ظاہر نہ کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔ کیونکہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ "میری امت کا ہر شخص بخش دیا جائے گا سوائے مجاہرین کے (ان لوگوں کے جو کھلم کھلا برائیوں کو

Www.IslamicBooks.Website

ظاہر کرتے ہیں)اور مجاہرہ یہ ہے کہ آدمی رات میں کوئی عمل کرے جس کو کہ اللہ نے چھپالیا ہے پھر جب وہ صبح کرے تو لوگوں سے یہ بیان کرے کہ میں نے رات میں ایسا ایسا کام کیا ہے حالانکہ رات اس نے اس حال میں گذاردی تھی کہ اللہ نے اس کا عیب چھپالیا تھا لیکن صبح کرتے ہی اس نے اللہ کے اس پردے کو کھول دیا''۔ (بخاری ، مسلم)

گناہوں کو لوگوں سے بیان کرنے میں بہت سے نقصانات ہیں جن کی تفصیل یہاں بیان نہیں کی جاسکتی، لیکن ان میں ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ اس سے گناہوں کا ارتکاب کرنے میں لوگوں کی ہمت افزائی ہوتی ہے اور اللہ کے احکامات کی حقارت ہوتی ہے، اور جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ گناہوں کو چھپانا ریاء کاری ہے اور اس کا بیان کرنا اخلاص ہے وہ غلطی پر ہیں۔

(۵) شہرت طلب نہ کرتے ہوئے شہرت کمانا:

مقدسی کہتے ہیں: انسان کا شہرت طلب کرنا ایک مذموم کام ہے لیکن اگر انسان اس کو طلب نہ کرے اور اللہ کی طرف سے اس کو شہرت حاصل ہو جائے تو مذموم نہیں ہے لیکن وہ کمزور لوگوں کے لئے فتنہ بن سکتا ہے۔

(مختصر منہاج القاصدین : ۲۱۸)

Www.IslamicBooks.Website

ریاء کا علاج اور اس سے چھٹکارا پانا

(ا) اللہ تعالی کی عظمت اور اس کے اسماء وصفات کی عظمت کو پہچاننا اور توحید کو پوری طرح سمجھنا:

ریاء کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ لوگوں کی تعظیم کی جائے اور اللہ کی تعظیم میں کمی کی جائے، اس لئے اس مہلک بیماری کا علاج یہ ہے کہ توحید کی ساری قسموں کو جانا جائے یہ ایک لمبی بحث ہے لیکن ہم یہاں مختصر طور پر کچھ چیزوں کا ذکر کرتے ہیں۔

(الف) یہ جان لو کہ اللہ ہی نفع اور نقصان پہنچاتا ہے، اور اس فاسد اعتقاد کو اپنے سے دور کردو کہ تم کو لوگ نفع اور نقصان جب چاہیں گے پہنچائیں گے، شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور تم کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ تم لوگوں کے سامنے عبادت خوب اچھی طرح کرو کیونکہ تم یہ خیال کرتے ہو کہ لوگ تم کو نفع ونقصان پہنچانے پر قدرت رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عباسؓ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "اے لڑکے میں تم کو کچھ باتیں سکھاتا ہوں، تم اللہ کو یاد رکھو اللہ تمہیں یاد رکھے گا، تم اللہ کو یاد رکھو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے، اور جب تم مانگو تو

Www.IslamicBooks.Website

اللہ سے مانگو، اور جب مدد طلب کرو تو اللہ سے مدد طلب کرو، اور یہ جان لو کہ سارے لوگ اگر تم کو کچھ نفع پہنچانا چاہیں تو نفع نہیں پہنچا سکتے الا یہ کہ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، اور اگر وہ نقصان پہنچانا چاہیں تو نقصان نہیں پہنچا سکتے، مگر جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لئے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو گئے ہیں"۔ (مسند احمد ،ترمذی)

(ب) یہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا ہے، وہ تم کو دیکھ رہا ہے اور تمہاری باتوں کو سن رہا ہے، اور تم جو بھی چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اس کو جانتا ہے، جیسے کہ اس نے فرمایا:

﴿لیس کمثله شئ وهو السمیع البصیر﴾ (شوری - ۱۱) اس کے جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

اور فرمایا:

﴿الم یعلم بان الله یری﴾ (سورہ علق - ۱۴) کیا اس نے نہیں جانا کہ اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھ رہا ہے۔

اور فرمایا:

﴿الا یعلم من خلق﴾ (ملك : ۱۴) کیا وہی نہ جانے جس نے پیدا کیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اور فرمایا:

﴿او لیس اللہ باعلم بما فی صدور العٰلمین﴾ (عنکبوت - ۱۰) کیا دنیا جہاں کے سینوں میں جو کچھ ہے اس سے اللہ تعالی دانا نہیں ہے۔ اور فرمایا:

﴿وما یعزب عن ربک من مثقال ذرة فی الارض ولا فی السماء ولا أصغر من ذلک ولا اکبر الا فی کتاب مبین﴾ (یونس - ٦١) اور آپ کے رب سے کوئی چیز ذرہ برابر بھی غائب نہیں، نہ زمین میں اور نہ ہی آسمان میں اور نہ کوئی چیز اس سے چھوٹی اور نہ کوئی چیز اس سے بڑی مگر یہ سب کتاب مبین میں ہے۔

پھر کیا بات ہے کہ تم لوگوں کو اپنا عمل دکھاتے ہو اور اللہ کو نہیں دکھاتے، جبکہ اللہ تعالی تمہارے اعمال سے واقف ہے اور اس کا واقف ہونا ہی تمہارے لئے کافی ہے، جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿الیس الله بکاف عبده﴾ (سورۂ زمر - ٣٦) کیا اللہ تعالی اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے۔

(ج) یہ جان لو کہ اللہ تعالی بہت بڑا ہے لہٰذا اس کو بڑا اپنے دل سے

Www.IslamicBooks.Website

مانو، یہاں میں چند حدیثوں کا ذکر کرتا ہوں جن سے اس کی عظمت کا پتا چلتا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں وہ چیز دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ چیزیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چڑ چڑ ااٹھا اور اس کو چڑ چڑ انے کا حق ہے، اس کے اندر چار انگل جگہ بھی خالی نہیں ہے، جہاں فرشتے اللہ کے لئے سجدہ ریز نہ ہوں۔ خدا کی قسم اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو تم بہت کم ہنسو گے، اور بہت زیادہ روؤ گے، اور تم بستر پر عورتوں سے مزہ نہ لو گے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے راستوں اور میدانوں میں نکل جاؤ گے'' ۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ'' ساتوں آسمان اللہ کی کرسی کے مقابلے میں ایسے ہی ہیں جیسے کہ چٹیل میدان میں انگوٹھی پھینک دی جائے، اور عرش کرسی کے مقابلے میں اتنا ہی بڑا ہے جیسے کہ وہ چٹیل میدان انگوٹھی کے مقابلے میں بڑا ہے'' ۔ (سلسلة الاحادیث الصحیحة ، برقم ۱۰۹ - للشیخ الالبانی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ'' مجھے اجازت دی گئی ہے کہ عرش کے اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک فرشتے کے بارے میں تمہیں بتاؤں،

Www.IslamicBooks.Website

اس کے کان کی لو اور کندھے کے درمیان سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے"۔(سلسلة الاحاديث الصحيحة برقم -١٥١ للشيخ الالبانی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ "بیت معمور (آباد گھر) ساتویں آسمان پر ہے اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے (عبادت کے لئے) داخل ہوتے ہیں پھر دوبارہ قیامت تک ان کی باری نہیں آتی ہے"۔(سلسلة الاحاديث الصحيحة برقم - ٤٧٤)اور ایک روایت میں ہے کہ وہ خانۂ کعبہ کے مقابل ہے۔(السلسة الصحيحة الجزء الخامس : ٢٣٧)

(۲) قبر کے عذاب اور نعمت کو جاننا:

ریاء کے اسباب میں سے ایک سبب عذاب قبر سے نہ ڈرنا ہے۔اگر آدمی عذاب قبر اور موت کے بعد کی زندگی کو جان لے تو ریاء کاری چھوڑ دے، اور اللہ سے ملاقات کی امید میں صالح اعمال اخلاص کے ساتھ کرے، جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

﴿فمن كان يرجوا لقاء ربه فليعمل عملاً صالحاً ولا يشرك بعبادة ربه احدا﴾ (کھف-۱۱۰)

تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

Www.IslamicBooks.Website

عذاب قبر کے بارے میں میں تمہاری نصیحت کے لئے یہ حدیث نقل کرر ہا ہوں:

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ انصار میں سے ایک شخص کے جنازے میں گئے اور قبر تک پہنچے، اس کو ابھی دفن نہیں کیا گیا تھا کیوں کہ قبر ابھی تیار نہیں تھی لٰہذا رسول اللہ ﷺ قبلے کی طرف رخ کر کے بیٹھے اور ہم بھی آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے، ہم بالکل خاموش تھے گویا کہ ہمارے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوں، آپؐ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ سوچ وفکر میں زمین کو کرید رہے تھے، کبھی آپؐ آسمان کی طرف دیکھتے اور کبھی زمین کی طرف، اور تین مرتبہ آپؐ نے اپنی نگاہ کو اوپر نیچے کیا پھر فرمایا عذاب قبر سے پناہ مانگو، آپؐ نے دو تین مرتبہ یہ بات کہی پھر فرمایا: اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، آپؐ نے یہ دعا تین مرتبہ کی، پھر فرمایا کہ: مومن بندہ جب دنیا سے رخصت ہونے والا ہوتا ہے اور آخرت میں جانے کی تیاری کرتا ہے تو آسمان سے اس کے پاس فرشتے آتے ہیں جن کا چہرہ سفید ہوتا ہے اور سورج کی مانند چمکتا ہے ان کے ساتھ جنت کا کفن ہوتا ہے اور جنت کا حنوط (ایک قسم کی مرکب خوشبو جو

Www.IslamicBooks.Website

مُردوں کے جسم اور کفن پر لگاتے ہیں) ہوتا ہے پھر وہ اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے فرشتے ہی فرشتے دکھائی دیتے ہیں، پھر ملک الموت علیہ السلام آتے ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں: اے پاک روح (اور ایک روایت میں ہے کہ اے اطمینان والی روح) تم اللہ کی مغفرت اور خوشنودی کی طرف نکلو، آپؐ فرماتے ہیں کہ پھر اس کی روح ایسے ہی بہتے ہوئے نکلتی ہے جیسے کہ پانی کا قطرہ مشک کے منہ سے بہتے ہوئے نکلتا ہے، پھر ملک الموت علیہ السلام اس کو لے لیتے ہیں، (اور ایک روایت میں ہے کہ جب اس کی روح نکلتی ہے تو آسمان اور زمین کے درمیان اور آسمان کے اوپر ہر فرشتہ اس کے لئے دعا کرتا ہے اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ہر دروازے والے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کے دروازے سے داخل ہو) پھر وہ فرشتے اس روح کو ملک الموت کے ہاتھ سے فوراً لے لیتے ہیں یہاں تک کہ پلک جھپکنے تک کی تاخیر نہیں کرتے اور اس کو اس کفن اور حنوط میں رکھ لیتے ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿توفته رسلنا وهم لا يفرطون﴾ (الانعام: ۶۱)

ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کر لیتے ہیں اور وہ کسی طرح کی

Www.IslamicBooks.Website

کوتاہی نہیں کرتے۔

اور اس سے روئے زمین پر پائی جانے والی مشک کی سب سے اچھی خوشبو نکلتی ہے۔ چنانچہ فرشتے اس کو لیکر چڑھتے ہیں اور جب بھی وہ فرشتوں کی کسی جماعت کے پاس سے گذرتے ہیں تو وہ فرشتے ان سے پوچھتے ہیں کہ یہ کس کی روح ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ یہ فلاں ابن فلاں کی روح ہے اور اس کا سب سے اچھا نام جو دنیا میں تھا اس سے پکارتے ہیں یہاں تک کہ اس کو لیکر سب سے پہلے آسمان پر پہنچتے ہیں اور کہتے ہیں دروازہ کھولو، چنانچہ آسمان کا دروازہ ان کے لئے کھول دیا جاتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہر آسمان کے مقرب فرشتے دوسرے آسمان تک جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کو لیکر ساتویں آسمان تک پہنچتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے کا نامۂ اعمال علیین میں لکھ دو:

﴿وما ادراک ما علیّون، کتب مرقوم، یشھدہ المقربون﴾ (مطففین: ۱۹-۲۱)

اور تجھے کیا پتہ کہ علیین کیا ہے، وہ تو لکھی ہوئی کتاب ہے، مقرب (فرشتے) اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔

پھر اس کا نامۂ اعمال علیین میں لکھا جاتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اس کو زمین کی طرف لوٹا دو اس لئے کہ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ

Www.IslamicBooks.Website

میں نے ان کو اسی مٹی سے پیدا کیا ہے اور اسی میں لوٹائیں گے اور اسی سے دوبارہ ان کو اٹھائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: پھر اس روح کو زمین کی طرف واپس کر دیا جاتا ہے اور اس کو اس کے جسم میں ڈال دیا جاتا ہے، آپؐ فرماتے ہیں کہ وہ اپنے ساتھیوں کے جوتے کی آواز کو سنتا ہے جب وہ قبر سے واپس لوٹتے ہیں، پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو انتہائی ڈانٹ ڈپٹ والے ہوتے ہیں پھر اس کو جھنجھوڑتے ہیں اور بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے۔ پھر کہتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا دین اسلام ہے۔ پھر کہتے ہیں اس آدمی کے بارے میں تم کیا جانتے ہو جو تمہارے پاس بھیجا گیا تھا؟ وہ کہتا ہے: وہ اللہ کے رسول ہیں، وہ کہتے ہیں تمہارا عمل کیا ہے؟ وہ کہتا ہے: کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اور اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ پھر اس کو گھورتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے؟ تمہارا دین کیا ہے؟ اور تمہارا نبی کون ہے؟ اور یہ مومن کی آخری آزمائش ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت فی الحیاۃ | اللہ مومنوں (کے دلوں) کو صحیح اور پکی بات سے دنیا کی زندگی

Www.IslamicBooks.Website

الدنیا و فی الآخرۃ﴾ میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور
(ابراھیم : ۲۷) آخرت میں بھی رکھے گا۔

وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں۔ پھر آسمان سے ندا ہوتی ہے کہ میرے بندے نے سچ کہا، اس کے لئے جنت کا بچھونا بچھا دو اور اس کو جنت کا لباس پہناؤ اور جنت کی طرف اس کے لئے دروازہ کھول دو، آپؐ فرماتے ہیں: پھر اس کے پاس جنت کی خوشگوار ہوا اور خوشبو آنے لگتی ہے اور اس کی قبر جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے کشادہ کر دی جاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: کہ پھر اس کے پاس ایک خوبصورت شخص اچھے لباس میں خوشبو سے معطر آتا ہے اور کہتا ہے: تم خوش ہو جاؤ اس چیز سے جو تم کو خوش کرنے والی ہے، تمہیں بشارت ہو اللہ کی خوشنودی کی اور اس جنت کی جس میں ہمیشہ رہنے والی نعمتیں ہیں، یہ تمہارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، پھر وہ اس شخص سے کہتا ہے کہ تمہیں بھی اللہ خیر کی بشارت دے تم کون ہو تمہارا چہرہ تو بتاتا ہے کہ تم خیر لاتے ہو، وہ کہتا ہے کہ میں تمہارا نیک عمل ہوں، خدا کی قسم میں تمہارے بارے میں صرف یہ جانتا ہوں کہ تم اللہ کی اطاعت کرنے میں جلدی کرتے تھے اور معصیت کرنے میں

Www.IslamicBooks.Website

سستی کرتے تھے پس اللہ تمہیں اچھا بدلہ دے، پھر اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ اور جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ اگر تم اللہ کی نافرمانی کرتے تو تمہارا ٹھکانہ یہ ہوتا، اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں تم کو یہ عطا کیا ہے۔ پھر وہ جب جنت کی چیزوں کو دیکھے گا تو یہ کہے گا: اے اللہ! قیامت کا دن قریب کر دے تا کہ میں اپنے اہل و مال کی طرف لوٹ سکوں، پھر اس سے کہا جائے گا کہ ذرا اطمینان رکھو، پھر آپؐ نے فرمایا: اور کافر (اور ایک روایت میں ہے کہ فاجر) جب دنیا سے آخرت میں جانے لگتا ہے تو اس کے پاس ایسے فرشتے آتے ہیں جو انتہائی سخت ہوتے ہیں، ان کے چہرے کالے ہوتے ہیں، ان کے ساتھ آگ کا ایک ٹاٹ ہوتا ہے، پھر وہ اس کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے وہ لوگ بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں، پھر ملک الموت آتے ہیں اور اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خبیث روح! اللہ کے غضب کی طرف نکل، پھر وہ روح اس کے جسم میں خوف سے چھپنے لگتی ہے، پھر ملک الموت اس کو کھینچ کر ایسے ہی نکالتے ہیں جیسے کہ کانٹے والی سیخ تر اون سے نکالی جاتی ہے (جس سے اس کی رگیں اور پٹھے بھی کٹ جاتے ہیں اور آسمان و زمین کے درمیان اور آسمان پر جو

فرشتے ہیں سب اس پر لعنت بھیجتے ہیں اور آسمان کے دروازے اسکے لئے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ہر دروازے والے اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ اس کی روح ان کے دروازے سے نہ گذرے، (پھر ملک الموت اس کو لے لیتے ہیں) پھر وہ فرشتے پلک جھپکتے ہی اسکو ان کے ہاتھ سے لے لیتے ہیں اور ٹاٹ میں رکھ لیتے ہیں اور اس سے روئے زمین پر پائی جانے والی سب سے بدبودار مردار جثہ کی بو نکلتی ہے، پھر وہ فرشتے اس کو لے کر اوپر چڑھتے ہیں، جب وہ فرشتوں کی کسی جماعت سے گذرتے ہیں تو وہ پوچھتے ہیں کہ یہ خبیث روح کس کی ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ یہ فلاں ابن فلاں کی روح ہے، اور اس کا سب سے برا نام لیتے ہیں جس سے وہ دنیا میں پکارا جاتا تھا، یہاں تک کہ وہ پہلے آسمان پر پہنچتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ دروازہ کھولو لیکن دروازہ نہیں کھولا جاتا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت کی:

﴿لا تفتح لهم أبواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل فى سمّ الخياط﴾ (اعراف: ۴۰)	ان کیلئے نہ آسمان کے دروازے کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہونگے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے نہ کے میں

Www.IslamicBooks.Website

سے نہ نکل جائے۔ پھر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اس کے نامۂ اعمال کو سجّین میں لکھ دو اور سجّین زمین کے سب سے نچلے حصے میں ایک جگہ ہے، پھر کہا جاتا ہے کہ میرے بندے کو زمین میں لوٹا دو اس لئے کہ میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں نے ان کو اسی سے پیدا کیا ہے اور اسی میں لوٹا دوں گا اور اسی سے دوبارہ اٹھاؤں گا، پھر اس کی روح آسمان سے پھینک دی جاتی ہے یہاں تک کہ آکر اس کے جسم پر گرتی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی:

﴿ومن يشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير أو تهوى به الريح في مكان سحيق﴾ (حج:۳۱)

اور جو شخص (کسی کو) خدا کے ساتھ شریک مقرر کرے تو وہ گویا ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا ہوا کسی دور جگہ اڑا کر پھینک دے۔

پھر اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے، آپؐ نے فرمایا: کہ پھر وہ اپنے ساتھیوں کے جوتے کی آواز سنتا ہے جب وہ پلٹتے ہیں، پھر اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں جو انتہائی ڈانٹ ڈپٹ والے ہوتے ہیں، وہ اس کو جھنجھوڑتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے

Www.IslamicBooks.Website

کہتے ہیں کہ تمہارا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر وہ فرشتے کہتے ہیں تمہارا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں تم اس آدمی کے بارے میں کیا جانتے ہو جسے تمہارے پاس بھیجا گیا تھا؟ تو وہ ان کا نام نہیں جان پائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا کہ محمدؐ، پھر وہ کہے گا ہائے ہائے میں نہیں جانتا، میں نے لوگوں کو ایسا کہتے ہوئے سنا، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: کہ اس سے کہا جائے گا نہ تم نے سمجھا نہ پڑھا، پھر آسمان سے ایک آواز آئے گی کہ اس نے جھوٹ کہا، اس کے لئے آگ کا بستر بچھا دو اور جہنم کا دروازہ کھول دو، پھر اس کے پاس جہنم کی گرمی اور لپیٹ آنے لگے گی اور اس کی قبر تنگ کر دی جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک جانب سے دوسری جانب ہو جائیں گی اور اس کے پاس ایک بدشکل آدمی آئے گا جس کا کپڑا انتہائی قبیح ہوگا اور اس سے بدبو آئے گی اور وہ کہے گا کہ تم کو بشارت ہو اس چیز کی جو تم کو تکلیف پہنچائے گی یہ وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا، وہ کہے گا اللہ تجھے برائی کی بشارت دے تم کون ہو؟ تمہارا چہرہ تو ایسا دکھائی دیتا ہے جو بری ہی خبر لے کر آتا ہے۔ وہ کہے گا میں تمہارا برا عمل ہوں، خدا کی قسم میں تمہارے بارے میں صرف اتنا

جانتا ہوں کہ تم اللہ کی اطاعت کرنے میں سستی کرتے تھے اور اس کی نافرمانی میں جلدی کرتے تھے، پس اللہ تم کو برائی کا بدلہ دے، پھر اس کے لئے ایک اندھا، بہرا، گونگا (فرشتہ) متعین کر دیا جائے گا، جس کے ہاتھ میں لوہے کی سلاخ ہوگی اگر اسے پہاڑ پر مارا جائے تو پہاڑ مٹی ہو جائے وہ اس سے اسے مارے گا یہاں تک کہ وہ مٹی ہو جائے گا، پھر اللہ تعالی اس کو پہلی حالت پر لوٹا دے گا، وہ اس کو دوبارہ مارے گا جس سے اس کی ایسی چیخ نکلے گی جس کو انسان اور جنات کے علاوہ ہر چیز سنے گی، پھر اس کے لئے جہنم کا دروازہ کھول دیا جائے گا اور آگ کا بچھونا بچھا دیا جائے گا پھر وہ کہے گا اے میرے رب قیامت نہ ہو۔

(احکام الجنائز: ۱۵۹، البانی)

(۳) جہنم کے عذاب کو جاننا:

ریاء کاری کو دور کرنے کے لئے ان حدیثوں کا جاننا ضروری ہے جن میں جہنم کے عذاب کا بیان ہے، یہاں میں چند حدیثیں نقل کر رہا ہوں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کافر کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کا فاصلہ تیز رفتار سوار کے تین دن کی مسافت کے برابر ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ نے فرمایا: کافر کے داڑھ کے دانت احد پہاڑ کے برابر

Www.IslamicBooks.Website

اوراس کا چمڑا تین دن کی مسافت کے مقدار موٹا ہوگا۔(مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جہنم کو رلائی آئے گی، وہ روئیں گے یہاں تک کہ ان کے آنسو منقطع ہو جائیں گے، پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے یہاں تک کہ ان کے چہروں پر خندقیں بن جائیں گی، جن کے اندر اگر کشتیوں کو چلایا جائے تو کشتیاں چلنے لگیں گی۔(ابن ماجه ،صحیح الجامع)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالی کے پاس بڑا موٹا شخص آئے گا لیکن اس کا وزن اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں ہوگا۔ (بخاری،مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے کسی کو آگ ٹخنے تک لپٹی ہوگی، کسی کو گھٹنے تک، کسی کو کمر تک اور کسی کو ہنسلی کی ہڈی تک۔(مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگ پسینہ بہائیں گے یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین میں ستر گز تک جائے گا اور ان کو لگام پہنا دیا جائے گا یہاں تک کہ ان کے کانوں تک پہنچے گا۔(بخاری،مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک سے اللہ تعالی بات کرے گا، اور اس کے درمیان اور تمہارے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا، پھر وہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو وہاں وہی دیکھے گا جو اس نے

Www.IslamicBooks.Website

عمل کیا تھا، پھر بائیں جانب دیکھے گا وہاں بھی وہی دیکھے گا جو اس نے عمل کیا تھا، پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو اس کو اپنے سامنے آگ دکھائی دے گی۔ لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے کے بدلہ ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر زقوم کا ایک قطرہ دنیا میں ڈال دیا جائے تو دنیا والوں کی روزی تباہ ہو جائے پس اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کا کھانا ہی زقوم ہوگا۔ (مسند احمد، نسائی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی نے جب جنت کو بنایا تو حضرت جبرئیلؑ سے کہا کہ جاؤ اور اس کو دیکھو، چنانچہ وہ جنت میں گئے اور اس کو دیکھا پھر وہ اللہ تعالی کے پاس واپس آئے اور کہا: اے رب! تیری عزت کی قسم اس کے بارے میں جو بھی سنے گا اس کے اندر داخل ہو جائے گا، پھر اللہ تعالی نے اس کو ناپسندیدہ چیزوں سے گھیر دیا، پھر جبرئیلؑ سے کہا جاؤ اور جنت کو دیکھو چنانچہ وہ گئے اور جنت کو دیکھا پھر واپس ہوئے اور کہا: اے رب! تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ پھر جب اللہ نے جہنم کو بنایا تو جبرئیلؑ سے کہا جاؤ اور جہنم کو دیکھو، چنانچہ وہ گئے اور جہنم کو دیکھا، پھر واپس آئے

Www.IslamicBooks.Website

اور کہا تیری عزت کی قسم! اس کے بارے میں جو بھی سنے گا وہ اس میں داخل نہیں ہوگا، پھر اللہ تعالی نے اس کو خواہشات سے گھیر دیا اور جبرئیلؑ سے کہا جاؤ اور جہنم کو دیکھو چنانچہ وہ گئے اور جہنم کو دیکھا اور واپس ہو کر اللہ تعالی سے کہا اے رب! تیری عزت کی قسم مجھے ڈر ہے کہ اس میں ہر شخص داخل ہو جائے گا۔ (مسند احمد)

(۴) جنت کی نعمتوں کا جاننا:

ریاء کے اسباب میں سے ایک سبب دنیا کی نعمتوں میں مگن رہنا ہے اور آخرت کی نعمتوں سے غافل رہنا ہے لہٰذا اس کو زائل کرنے کے لئے جنت کی نعمتوں کا جاننا بیحد ضروری ہے۔ یہاں میں چند حدیثوں کو نقل کر رہا ہوں جن سے جنت کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر مومن جنت میں لڑکا چاہے گا تو اس بچے کا حمل اس کی ولادت اور اس کا دانت نکلنا ایک گھنٹے میں ہو جائے گا جیسا کہ وہ چاہے گا۔ (صحیح الجامع)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار لوگوں کا ایک گروہ جنت میں اس حال میں داخل ہوگا کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند چمک رہے ہونگے۔ (بخاری، مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مومن کو جنت میں سو آدمیوں کے برابر عورتوں کے ساتھ جماع کرنے کی قوت دی جائے گی۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت سونے اور چاندی کی اینٹوں کی ہے۔ (صحیح الجامع)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جنت کے سو درجے ہیں ان میں سے ہر دو درجے کے درمیان کا فاصلہ آسمان اور زمین کے درمیان جو فاصلہ ہے اس کے برابر ہے۔ (صحیح الجامع)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ طوبی جنت میں ایک درخت ہے جس کی لمبائی سو سال کی مسافت کے برابر ہے، اہل جنت کا لباس اس کے غلاف شگوفہ سے بنایا جائے گا۔ (مسند احمد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل جنت جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن نہ وہ ناک سے رینٹ صاف کریں گے اور نہ پاخانہ و پیشاب کریں گے۔ ان کے کھانے کا فضلہ صرف ڈکار اور پسینہ ہوگا جو مشک کی طرح مہکے گا ان کو تسبیح وحمد کا ایسے ہی الہام ہوگا جیسے کہ سانس کا الہام ہوتا ہے۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کی لمبائی اتنی ہے کہ اگر عمدہ چھریرے بدن والے گھوڑے پر سوار شخص سو

Www.IslamicBooks.Website

سال چلے تب بھی اس کا فاصلہ طے نہیں کر پائے گا۔ (بخاری ، مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے وہ شخص معلوم ہے جو جہنم سے سب سے آخر میں نکلے گا یا جو جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا، وہ شخص جہنم سے گھسٹتے ہوئے نکلے گا، اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ تم جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ چنانچہ وہ جنت کے پاس آئے گا اور یہ سمجھے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے پھر وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹے گا اور کہے گا کہ اے رب! میں نے تو اسے بھرا ہوا پایا، اللہ تعالیٰ کہے گا تم جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ تمہارے لئے اس میں دنیا کے مثل اور اس سے دس گناہ زیادہ جگہ ہے، یا دنیا کے دس گنا کے برابر جگہ ہے، پھر وہ کہے گا کہ اے اللہ! کیا تو مجھ سے مذاق کرتا ہے جب کہ تو بادشاہ ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا اور آپ نے کہا کہ یہ انعام اہل جنت میں جو سب سے کم مرتبہ والا ہے اس کا ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جنت کے اندر ایک بازار ہے جہاں پر ہر جمعہ کو اہل جنت آئیں گے پھر شمال کی طرف سے ایک ہوا چلے گی جو ان کے چہروں اور کپڑوں سے گزرے گی جس سے ان کا حسن و جمال اور بڑھ جائے گا، پھر جب وہ اپنے اہل کی طرف لوٹیں گے تو وہ کہیں گے

خدا کی قسم تمہارا حسن و جمال تو بڑھ گیا ہے وہ لوگ کہیں گے کہ خدا کی قسم تمہارا بھی حسن و جمال ہمارے جانے کے بعد بڑھ گیا ہے۔(مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب جنت میں اہل جنت داخل ہوجائینگے تو ایک پکارنے والا پکارے گا کہ تم زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور تم صحت مندر ہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے اور تم جوان رہو گے اور کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور تم نعمت میں رہو گے کبھی بھی محتاج نہیں ہو گے۔(مسلم)

(۵) موت کو یاد کرنا اور آرزؤوں کو کم کرنا:

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿کل نفس ذائقة الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامة فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیوة الدنیا الامتاع الغرور﴾ (آل عمران . ۱۸۵)

ہر جان موت کا مزہ چکنے والی ہے اور قیامت کے دن تم اپنے بدلے پورے پورے دیئے جاؤ گے۔ پس جو شخص آگ سے ہٹا دیا جائے اور جنت میں داخل کردیا جائے بیشک وہ کامیاب ہو گیا۔ اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی جنس ہے۔ اور فرمایا:

﴿وما تدری نفس ماذا تکسب

کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا کچھ

Www.IslamicBooks.Website

غدا وما تدری نفس بای ارض تموت﴾ (لقمان. ۳۴) کرے گا، نہ کسی کو یہ معلوم ہے کہ وہ کس زمین پر مرے گا۔

اور فرمایا:

﴿حتی اذاجاء احدهم الموت قال رب ارجعون، لعلی اعمل صالحا فیما ترکت، کلا انها کلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ الی یوم یبعثون﴾ (مومنون. ۹۹-۱۰۰) یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے، اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹادے کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جاکر نیک اعمال کرلوں، ہرگز ایسا نہیں ہوگا یہ تو صرف ایک قائل ہے جس کا یہ قول ہے اور اس کے پس پشت تو ایک حجاب ہے ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔

حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا مونڈھا پکڑا اور فرمایا: کہ ”دنیا میں اس طرح سے رہو گویا کہ تم اجنبی یا مسافر ہو“ ابن عمرؓ کہتے ہیں: ”جب تم شام کرو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور جب صبح کرو تو شام کا انتظار نہ کرو اور اپنی صحت کو بیماری آنے سے پہلے غنیمت سمجھو اور اپنی زندگی کو موت آنے سے پہلے غنیمت جانو“۔ (بخاری)

Www.IslamicBooks.Website

(۶) دنیا کی قیمت اور فنا کو جاننا:

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿واضرب لهم مثل الحيوة الدنيا كماء انزلناه من السماء فاختلط به نبات الارض فاصبح هشيما تذروه الرياح وكان الله على كل شى مقتدرا﴾ (کہف: ۴۵)

ان کے سامنے دنیا کی زندگی کی مثال بیان کرو جیسے پانی جسے ہم آسمان سے اتارتے ہیں اس سے زمین کا سبزہ ملا جلا نکلتا ہے پھر آخر کار وہ چور چور ہو جاتا ہے، جسے ہوائیں اڑائے لئے پھرتی ہیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور فرمایا:

﴿يا ايها الناس ان وعدالله حق فلا تغرنكم الحيوة الدنيا ولا يغرنكم بالله الغرور﴾ (فاطر: ۵)

لوگو! اللہ تعالی کا وعدہ سچا ہے تمہیں دنیا کی زندگی دھوکے میں نہ ڈالے اور نہ دھوکے باز شیطان تمہیں غفلت میں ڈالے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ (مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میت کے پیچھے تین چیزیں چلتی ہیں، اس کا اہل، اس کا مال اور اس کا عمل اور پھر دو چیزیں لوٹ آتی ہیں اور ایک چیز اس کے ساتھ باقی رہتی ہے، اس کے اہل و مال لوٹ آتے ہیں اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

اور انہیں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن دنیا میں سب سے زیادہ نعمت والا شخص جو اہل جہنم میں سے ہوگا لایا جائے گا اس کو جہنم میں غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے کہا جائے گا، کہ اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی خیر دیکھا ہے یا تم سے کوئی نعمت گذری ہے؟ وہ کہے گا اے میرے رب خدا کی قسم نہیں۔ اور اہل جنت میں سے ایک شخص ایسا جو دنیا میں سب سے زیادہ محتاج تھا لایا جائے گا، اس کو جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر اس سے کہا جائے گا کہ اے ابن آدم کیا! تم نے کبھی محتاجی دیکھی ہے، یا کبھی محتاجی تمہارے پاس سے گذری ہے؟ کہے گا خدا کی قسم اے رب نہیں، محتاجی میرے پاس سے کبھی نہیں گذری اور نہ میں نے کبھی محتاجی دیکھی ہے۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بازار سے گذرے اور لوگ آپ کے دونوں جانب تھے، آپ ﷺ کا گذر ایک مرے

Www.IslamicBooks.Website

ہوئے بکرے کے بچے کے پاس سے ہوا جس کے کان چھوٹے تھے آپؐ نے اس کے کان کو پکڑا اور کہا: تم میں سے کونسا شخص اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟ لوگوں نے کہا: ہم اس کو کسی چیز کے بدلے نہیں لیں گے اور ہم اس کو لے کر بھی کیا کریں گے، آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم پسند کرو گے کہ یہ تمہیں مفت میں مل جائے؟ انہوں نے کہا خدا کی قسم اگر وہ زندہ بھی ہوتا تو بھی عیب دار تھا اس لئے کہ اس کے کان بہت چھوٹے ہیں اور اب تو یہ مرا ہوا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر چیز ہے جتنا کہ یہ بکری کا بچہ تمہارے لئے حقیر ہے۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اگر دنیا کی حقیقت اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نہ پلاتا۔ (ترمذی)

(۷) دعا کرنا:

دعا ریاء کے علاج کے لئے سب سے بہترین وسیلہ ہے لٰہذا جہاں تک ہو سکے دعا کرو اور اس سے غافل نہ رہو، خاص طور سے ان اوقات

Www.IslamicBooks.Website

میں جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور دعا کے آداب کا خیال رکھو ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کچھ ایسی دعائیں سکھائی ہیں جن سے چھوٹے بڑے سارے شرک دور ہو جائیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ شرک تمہارے اندر چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ طور پر داخل ہو جائے، اور میں تم کو ایک ایسی چیز بتاتا ہوں کہ اگر تم اس کو کرو گے تو تم سے چھوٹے اور بڑے سارے شرک دور ہو جائیں گے تم یہ کہو:

اللھم انی اعوذ بک ان أشرک بک وانا اعلم، واستغفرک لما لا اعلم (صحیح الجامع)

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں جان کر تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں اور جس کو میں نہیں جانتا ہوں اس سے تیری بخشش اور پناہ مانگتا ہوں۔

(٨) اس بات سے ڈرنا کہ کہیں ریاء کی حالت میں خاتمہ نہ ہو جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔ (صحیح الجامع)

Www.IslamicBooks.Website

اور فرمایا: ہر بندہ اس کے مطابق اٹھایا جائے گا جس پر وہ مرا۔ (صحیح الجامع)

(۹) بھلائی کا کام کثرت سے کرنا اور چھپ کر کرنا اور بغیر ضرورت اس کو کسی کو نہ بتانا:

مثلاً: رات میں نماز پڑھنا، تنہائی میں اللہ کے خوف سے رونا، نفل روزہ رکھنا، خفیہ طور پر صدقہ کرنا، اپنے مومن بھائیوں کے لئے ان کی غیر موجودگی میں دعائیں کرنا، فرائض کے علاوہ نفل نمازیں گھر پر پڑھنا وغیرہ۔

(۱۰) مخلص، متقی اور نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کہ مشک والا اور لوہار کی بھٹی، مشک والا تم کو محروم نہیں کرے گا یا تو تم اس سے مشک خریدو گے یا اس کی خوشبو پاؤ گے اور لوہار کی بھٹی یا تو تمہارا گھر جلادے گی یا تمہارا کپڑا جلادے گی یا اس سے تم خراب بو پاؤ گے۔ (بخاری)

لہٰذا مخلص آدمی تم کو اپنے اخلاص سے ذرا بھی محروم نہیں کرے گا لیکن ریاء کار اور مشرک شخص یا تو تم کو قیامت کے دن جہنم میں جلوادے

Www.IslamicBooks.Website

گا یا تو تم اس سے بد بودار ریاء کی بو پاؤ گے جس سے تم مزید ریاء اور شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ (اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے)

(۱۱) ریاء سے خوف:

اللہ تعالی نے اپنے صالح بندوں کی جماعت کے بارے میں فرمایا:

﴿وأقبل بعضهم على بعض يتساء لون، قالوا انا كنا قبل فى اهلنا مشفقين ،فمن الله علينا ووقانا عذاب السموم، انا كنا من قبل ندعوه انه هو البر الرحيم﴾ (طور:۲۵-۲۸)

اور آپس میں ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر سوال کریں گے، کہیں گے کہ اس سے پہلے ہم اپنے گھر والوں کے درمیان بہت ڈرا کرتے تھے، پس اللہ تعالی نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا، اور ہمیں تیز و تند گرم ہواؤں کے عذاب سے بچا لیا، ہم اس سے پہلے ہی اس کی عبادت کیا کرتے تھے، بیشک وہ محسن اور مہربان ہے۔

لہذا گناہوں سے خوف نے ہی ان کو نفع پہنچایا، جو شخص کسی چیز سے ڈرتا ہے تو چوکنا رہتا ہے اور اس سے بچنے کی کوشش کرتا ہے، لیکن جو نہیں ڈرتا وہ اس کے اندر مبتلا ہو جاتا ہے، اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرک سے ڈرتے تھے اور اکثر یہ دعا پڑھتے تھے:

Www.IslamicBooks.Website

یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک (صحیح الجامع) اے دلوں کے پھیرنے والے تو اپنے دین پر میرے دل کو ثابت رکھ۔

(۱۲) اللہ کی مذمت سے بھاگنا:

ریاء کے اسباب میں سے ایک سبب یہ ہے کہ آدمی مخلوق کی مذمت کے ڈر سے بھاگتا ہے، لیکن اللہ کی مذمت کے ڈر سے نہیں بھاگتا، جب کہ ہونا یہ چاہئے کہ وہ اللہ کی مذمت سے بھاگے، اس کے غضب سے ڈرے، اگر اس نے ایسا کیا تو ریاء کا علاج ممکن ہے۔

(۱۳) یہ پسند کرنا کہ اللہ اس کو یاد کرے خواہ دوسرے لوگ یاد نہ کریں:

اللہ تعالی نے فرمایا:

فاذکرونی أذکرکم (بقرہ: ۱۵۲) پس تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میرا بندہ میرے بارے میں جو گمان رکھتا ہے اسی کے مطابق میں اس سے معاملہ کرتا ہوں، اگر وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں

Www.IslamicBooks.Website

اس کے ساتھ رہتا ہوں، اگر وہ اپنے دل میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اپنے دل میں اسے یاد کرتا ہوں، اگر وہ مجھے لوگوں کی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں، (یعنی فرشتوں کی جماعت میں) اگر وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اگر وہ مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں۔(صحیح الجامع)

(۱۴)اس چیز کو جاننا جس سے شیطان بھاگتا ہے:

شیطان ریاء وشرک کا منبع ہے اس لئے شیطان سے پناہ مانگنا اور ایسی چیزوں کا جاننا ضروری ہے جن سے شیطان بھاگتا ہے۔

شیطان جن چیزوں سے بھاگتا ہے وہ یہ ہیں:

(۱)دن میں سو مرتبہ ”لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر“ پڑھنا اس کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے جو صحیحین میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے ایک دن میں سو مرتبہ ”لا الہ

الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر" پڑھا اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور سو برائیاں مٹادی جاتی ہیں، اور وہ پورے دن شیطان کے شر سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے اعمال سے بڑھ کر کسی کا عمل افضل نہیں ہوتا الّا یہ کہ اس سے بڑھ کر کوئی یہ عمل کرے۔

(۲) سونے کے وقت آیۃ الکرسی پڑھنا:

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو صدقہ کے مال کا محافظ بنایا تھا، ایک شخص آیا اور اپنی جھولیاں بھرنے لگا، حضرت ابوہریرہؓ نے اسے پکڑ لیا تو کہنے لگا کہ اس دفعہ جانے دیجئے پھر نہیں آؤں گا، آخر اسی طرح دوبارہ آیا اور پھر منت وسماجت کر کے چھوٹ گیا، تیسری دفعہ پھر پکڑا گیا تو حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں تم کو ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا، اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو تمہارے لئے نہایت مفید و نافع ہیں، جب بستر پر تشریف لے جاؤ تو شروع سے آخر تک آیۃ الکرسی تلاوت کر لو اللہ کی طرف سے ایک محافظ پوری رات تمہاری حفاظت کرے گا اور صبح تک کوئی شیطان تمہارے پاس نہیں آئے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے اسے

Www.IslamicBooks.Website

چھوڑ دیا اور صبح رسول اللہ ﷺ سے ماجرا بیان کیا، رسول اللہ نے فرمایا:
وہ جھوٹا ہے مگر یہ بات سچ کہی اور وہ شیطان ہے۔ (بخاری)

(۳) جب برا خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور اس سے اللہ کی پناہ مانگے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے ابوقتادہ بن ربعی سے سنا وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے ہے۔ پس اگر تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو جب بیدار ہو تو اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے، پھر وہ خواب انشاء اللہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا''۔ ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں ایسے خواب دیکھتا تھا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ بھاری معلوم ہوتے لیکن جب سے میں نے یہ حدیث سنی ان خوابوں کی پرواہ نہیں کرتا ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا میں ایسے خواب دیکھتا تھا جو مجھے پریشان کئے رہتے تھے یہاں تک کہ میں نے ابوقتادہؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ''میں ایسے خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے

Www.IslamicBooks.Website

یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے لہٰذا تم میں سے کوئی شخص اگر اچھا خواب دیکھے تو وہ اس سے بیان کرے جس سے محبت رکھتا ہے اور اگر وہ برا خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے بلکہ اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوکے اور شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگے اور اس برائی سے جو اس نے دیکھا ہے پھر اس کو ایسے خواب نقصان نہیں پہنچائیں گے"۔(بخاری ،مسلم)

(۴) گھر سے نکلنے کے وقت یہ دعا پڑھنا، بسم اللہ توکلت علی اللہ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ تعالی"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا پڑھے بسم اللہ توکلت علی اللہ، لا حول ولا قوۃ الا باللہ تعالی تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تیرے لئے اللہ کافی ہوا اور تو بچالیا گیا اور تجھے ہدایت دی گئی، اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے، پھر وہ شیطان دوسرے شیطان سے کہتا ہے کہ تمہارا بس اس آدمی پر کیسے چلے گا جس کو ہدایت دی گئی اور جس کے لئے اللہ کافی ہوا اور جس کی حفاظت کی گئی۔(صحیح الکلم الطیب ،برقم-٤٥)

Www.IslamicBooks.Website

(۵) گھر میں داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کو یاد کرنا:

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہو اور داخل ہونے کے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ کو یاد کرے تو شیطان کہتا ہے کہ اب تمہارے لئے نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا، اور جب گھر میں داخل ہو اور اللہ کا نام داخل ہونے کے وقت نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات گذارنے کی جگہ مل گئی اور جب کھانا کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رہنے کی جگہ اور شام کا کھانا مل گیا"۔ (مسلم)

(٦) مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا "اعوذ باللہ العظیم وبو جھہ الکریم وبسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم"

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے "اعوذ باللہ العظیم وبو جھہ

Www.IslamicBooks.Website

الکریم وبسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم" آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ دعا پڑھے تو شیطان کہتا ہے کہ مجھ سے یہ سارا دن بچالیا گیا۔(ابوداؤد)

(۷)اذان کی آواز سننا:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان اس کی آواز سن کر گوز نکالتے ہوئے پیچھے کی جانب بھاگتا ہے تاکہ وہ اذان کی آواز نہ سن سکے، پھر جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو آتا ہے، پھر جب نماز کے لئے اقامت کہی جاتی ہے تو پیچھے بھاگتا ہے، پھر جب اقامت ختم ہو جاتی ہے تو پھر آتا ہے، اور آدمی کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اور کہتا ہے فلاں چیز کو یاد کرو، فلاں چیز کو یاد کرو جو کہ اس کو یاد نہیں تھی یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ کتنی رکعت نماز پڑھی ہے۔(بخاری، مسلم)

(۸)شیطان سے پناہ مانگنا:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿واما ینزغنک من الشیطان نزغ فاستعذ باللہ | اور اگر شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے تو اللہ کی پناہ طلب کرو

Www.IslamicBooks.Website

انـہ هـو السـميع العليم ﴾ یقیناً وہ بہت ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (سورہ حم سجدہ : ٣٦)

(۹) نماز میں تین مرتبہ یہ کہنا ”اعوذ باللہ منک، العنک بلعنة الله“

حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو نماز پڑھا رہے تھے اچانک ہم نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ”اعوذ باللہ منک“ پھر آپ نے کہا: ”العنک بلعنة الله“ آپ نے ایسا تین مرتبہ کہا اور اپنا ہاتھ پھیلایا گویا کہ کوئی چیز لے رہے ہوں۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے آپ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول! ہم نے نماز میں آپ کو کچھ ایسی باتیں کہتے ہوئے سنی ہیں جس کو اس سے پہلے نہیں سنی تھیں۔ اور ہم نے آپ کو اپنا ہاتھ پھیلاتے ہوئے دیکھا، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا ایک انگارہ لے کر میرے چہرے پر مارنے کے لئے آیا تھا تو میں نے تین مرتبہ ”اعوذ باللہ منک“ کہا، پھر تین مرتبہ ’ألعنک بلعنة الله التامة“ کہا تو وہ فوراً بھاگنے لگا میں نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا، خدا کی قسم اگر ہمارے بھائی سلیمان کی دعا نہ ہوتی تو وہ باندھ دیا جاتا اور مدینہ کے بچے اس سے

Www.IslamicBooks.Website

کھیلتے۔ (مسلم)

ایک دوسری حدیث میں حضرت عثمانؓ بن ابی العاص سے روایت ہے کہ میں نے کہا کہ اے اللہ کے رسولؐ! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور میری قرأت میں خلل ڈالتا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ ''اس شیطان کا نام ''خنزب'' ہے، جب تم ایسا محسوس کرو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوکو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے اس کو مجھ سے دور کر دیا۔ (مسلم)

(۱۰) جب دل میں کوئی شک پیدا ہو تو یہ دعا پڑھنا ''ھو الأول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم''

ابو زمیل کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ میں اپنے دل میں شک پاتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ جب تم اپنے دل میں کچھ اس طرح کی چیز پاؤ تو یہ دعا پڑھو ''ھو الأول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم''۔ (ابو داؤد)

(۱۱) مصیبت پڑنے پر یہ کہنا ''قدر اللہ، ماشاء فعل:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''طاقت ور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے اور اللہ کو زیادہ پسند ہے اور

Www.IslamicBooks.Website

ہر خیر کے حاصل کرنے کے حریص بنو جو تم کو فائدہ پہنچائے اور اللہ سے مدد طلب کرو اور عاجز نہ بنو اور اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا بلکہ یہ کہو "قدر الله و ماشاء الله فعل" (اللہ نے جو مقدر کیا تھا اور جو چاہا تھا وہ ہوا) اس لئے کہ لفظ "اگر" شیطان کے کام کو کھولتا ہے۔(مسلم)

(۱۲) جماع کے وقت یہ دعا پڑھنا "بسم الله اللهم جنّبنا الشیطان و جنّب الشیطان ما رزقتنا":

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی شخص نے جماع کے وقت یہ دعا پڑھی "بسم الله اللهم جنّبنا الشیطان و جنّب الشیطان ما رزقتنا" (بسم اللہ، خدایا ہمیں اور ہماری اولاد کو شیطان سے علیحدہ اور محفوظ رکھ) اور اللہ تعالی نے اس کو لڑکا دینے کا فیصلہ کیا تو اس کو شیطان کبھی نقصان نہیں پہنچائے گا۔(بخاری ،مسلم)

(۱۳) غصہ کے وقت یہ دعا پڑھنا "اعوذ بالله من الشیطان الرجیم":

حضرت سلیمان بن صرد کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس

Www.IslamicBooks.Website

بیٹھا ہوا تھا اور دو آدمی باہم گالی گلوچ کر رہے تھے ان میں ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور گردن کی رگ پھول گئی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ وہ اس کو کہہ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا۔ وہ یہ ہے "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم"۔ (بخاری، مسلم)

(۱۴) بسم اللہ کہنا:

ابو ملیح ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں سواری پر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا، پس آپ کی سواری کا جانور لڑکھڑا گیا، میں نے کہا شیطان ہلاک ہو، آپ نے فرمایا: یہ مت کہو، شیطان ہلاک ہو، اس لئے کہ اگر تم یہ کہو گے تو وہ بہت بڑا بن جائے گا یہاں تک کہ گھر کے مثل ہو جائے گا اور کہے گا یہ میری قوت سے ہوا ہے، بلکہ تم کہو "باسم اللہ" پس اگر تم یہ کہو گے تو وہ چھوٹا بن جائے گا یہاں تک کہ مکھی کے مثل ہو جائے گا۔ (ابو داؤد)

(۱۵) کوئی چیز پسند آجائے تو اس کے لئے برکت کی دعا کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم کسی کے نفس یا مال میں کوئی ایسی چیز دیکھو جو تمہیں پسند آجائے تو اس کے لئے برکت کی دعا کرو اس لئے کہ نظر برحق ہے۔ (الکلم الطیب: ۱۲٤)

Www.IslamicBooks.Website

(۱۶) معوذتین پڑھنا :

حضرت ابو سعیدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنوں سے اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ مانگا کرتے تھے لیکن جب معوذتین "قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس "نازل ہوئیں تو آپ نے ان کے پڑھنے کو معمول بنالیا اور باقی دوسری چیزیں چھوڑ دیں۔ (ترمذی)

(۱۷) سجدۂ تلاوت کرنا:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ابن آدم سجدہ کی آیت پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتے ہوئے دور ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے میری بربادی اس کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کرلیا لہٰذا اس کے لئے جنت ہے اور مجھے سجدہ کا حکم دیا گیا لیکن میں نے انکار کیا تو میرے لئے جہنم ہے۔ (احمد، مسلم، ابن ماجۃ)

(۱۸) سورہ بقرہ کی تلاوت کرنا:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو قبر نہ بناؤ اس لئے کہ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے۔ (مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

(۱۹) قرآن کریم کی تلاوت کرنا:

رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ رات میں نکلے آپ حضرت ابو بکرؓ کے پاس سے گذرے وہ نماز پڑھ رہے تھے اور اپنی آواز پست کر کے قرأت کر رہے تھے، پھر آپ حضرت عمرؓ کے پاس سے گذرے وہ بھی نماز پڑھ رہے تھے لیکن اپنی آواز بلند کر کے قرأت کر رہے تھے، پھر جب وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھا ہوئے تو آپ ﷺ نے کہا اے ابو بکر! میں تمہارے پاس سے گذرا تو تم نماز پڑھ رہے تھے اور پست آواز میں تلاوت کر رہے تھے، انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول! جس سے میں سرگوشی کر رہا تھا اس کو سنا دیا۔ پھر آپؐ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ میں تمہارے پاس سے گذرا تو تم نماز پڑھ رہے تھے اور بلند آواز میں تلاوت کر رہے تھے، حضرت عمرؓ نے کہا اے اللہ کے رسول! میں اونگھنے والوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا۔ آپؐ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ تم اپنی آواز ذرا بلند کیا کرو اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ تم اپنی آواز ذرا پست کیا کرو۔ (ابو داؤد)

(۲۰) نماز میں شہادت کی انگلی کو ہلانا:

رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپؐ نماز میں اپنی انگلی کو حرکت

Www.IslamicBooks.Website

دے کر دعا کرتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا کہ یہ (یعنی شہادت کی انگلی) شیطان کے اوپر لوہے سے بھی زیادہ سخت ہے۔ امام احمد سے پوچھا گیا کہ کیا آدمی اپنی انگلی کو نماز میں ہلائے تو انہوں نے کہا: ہاں شدت سے۔ (ابن ھانی فی "مسائله عن الامام احمد")

(۲۱) ان خاص اوقات واحوال میں دعا کرنا جن میں دعائیں قبول ہوتی ہیں:

اس کی تفصیل میری کتاب "الدعا" میں بیان کی گئی ہے لہٰذا جس کو تفصیل کی ضرورت ہو وہ اس کی طرف رجوع کرے۔

Www.IslamicBooks.Website

تیسری فصل

اخلاص کے فوائد اور ریاء کے نقصانات

اخلاص کے فوائد:

(۱) امت کی نصرت وفتح:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''اللہ تعالی امت کی نصرت وفتح اس کے کمزوروں کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کی وجہ سے کرے گا۔''

(۲) آخرت کے عذاب سے نجات:

مخلصین کی ایک جماعت کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ویطعمون الطعام علی حبه مسکینا ویتیما و اسیرا، انما نطعمکم لوجه الله لا نرید منکم جزاءً ولا شکورا، انا نخاف من ربنا یوما عبوساً قمطریرا، فوقاهم الله شر

اور وہ اللہ تعالی کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں، مسکین یتیم اور قیدیوں کو، (اور کہتے ہیں کہ) ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالی کی رضا مندی کے لئے کھلاتے ہیں، نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں نہ

Www.IslamicBooks.Website

ذالک الیوم ولقاھم نظرۃ وسرورا،وجزاھم بما صبرواجنۃ و حریرا﴾ (دھر:۸-۱۲)

شکر گزاری، بے شک ہم اپنے پروردگار سے اس دن کا خوف کرتے ہیں جو اداسی اور سختی والا ہوگا، پس انہیں اللہ تعالی نے اس دن کی برائی سے بچالیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے۔

(۳) آخرت میں درجات کی بلندی:

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿فوقاھم اللہ شر ذالک الیوم ولقاھم نضرۃ وسرورا ،وجزاھم بما صبر واجنۃ وحریرا ،متکئین فیھا علی الارائک لا یرون فیھا شمسا ولا زمھریرا ،ودانیۃ علیھم ظلالھا وذُللت قطوفھا تذلیلا، ویطاف علیھم بانیۃ

پس اللہ تعالی نے انہیں اس دن کی برائی سے بچا لیا اور انہیں تازگی اور خوشی پہنچائی اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطا فرمائے، یہ وہاں تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے نہ وہاں آفتاب کی گرمی دیکھیں گے نہ جاڑے کی سختی ،ان سے

Www.IslamicBooks.Website

من فضة واكواب كانت قواريرا، قوارير من فضة قدروها تقديرا، ويسقون فيها كاساً كان مزاجها زنجبيلا، عينا فيها تسمى سلسبيلا، ويطوف عليهم ولدان مخلدون اذا رأيتهم حسبتهم لؤلؤا منثورا﴾ (دھر:۱۱-۱۹)

(ثمر دار شاخیں اور) انکے سائے قریب ہونگے اور (میوے) کے گچھے نیچے لٹکے ہونگے اور ان پر چاندی کے برتنوں اور ان جاموں کا دور کرایا جائے گا جو شیشے کے ہونگے، شیشے بھی چاندی کے جن کو (ساقی نے) اندازے سے ناپ رکھا ہوگا اور انہیں وہاں وہ جام پلائے جائیں گے جن کی آمیزش زنجبیل کی ہوگی، جنت کی ایک نہر سے جس کا نام سلسبیل ہے، اور ان کے ارد گرد گھومتے پھرتے ہونگے وہ کمسن بچے جو ہمیشہ (ایک ہی حالت رپ رہیں گے) جب تو انہیں دیکھے تو سمجھے کہ وہ بکھرے ہوئے سچے موتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا جو گروہ جنت میں جائے گا، ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی مانند روشن ہونگے، پھر ان کے بعد جو جائیں گے ان کے چہرے آسمان میں سب سے زیادہ

Www.IslamicBooks.Website

روشن ستارہ کی مانند ہونگے، وہ لوگ پیشاب، پائخانہ نہیں کریں گے اور نہ تھوک اور رینٹ نکالیں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہونگی اور ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا، ان کی انگیٹھیاں خوشبودار لکڑی کی ہونگی، ان کی بیویاں حورعین ہونگی، وہاں ہر آدمی اپنے باپ آدمؑ کی شکل وصورت میں ساٹھ گز لمبے قد کا ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

(۴) دنیا میں گمراہی سے نجات:

اس کی مثال حضرت یوسفؑ کا قصہ ہے جس کا بیان گذر چکا ہے۔

(۵) ہدایت میں زیادتی کا سبب:

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿انهم فتية آمنوا بربهم وزدناهم هدى﴾ (کھف:۱۳)

یہ چند نوجوان اپنے رب پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں ترقی دی تھی۔

(۶) آسمان والوں کا مخلص سے محبت کرنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیلؑ کو بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ اللہ تعالی فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ جبرئیل

Www.IslamicBooks.Website

بھی اس سے محبت کرتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی فلاں سے محبت کرتا ہے، لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر دنیا والوں میں بھی وہ مقبول ومحبوب ہوجاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

(۷) دنیا میں مخلص آدمی کا محبوب ومقبول ہونا:

اس کا بیان پچھلی حدیث میں گذر چکا ہے۔

(۸) لوگوں میں اچھی شہرت:

اس کا بیان پچھلی حدیث میں گذر چکا ہے۔

اس کے علاوہ یہ حدیث بھی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کوئی بھی بندہ جس کی اچھی شہرت آسمان میں ہوتی ہے تو دنیا میں بھی وہ لوگوں کے درمیان محبوب ہوجاتا ہے اور جس کی بری شہرت آسمان میں ہوتی ہے تو وہ دنیا میں بھی برا کہلاتا ہے۔ (صحیح الجامع)

(۹) دنیا کی تکلیفوں کا دور ہونا:

اس کا بیان غار والے تینوں آدمیوں کے قصے میں گذر چکا ہے، جن کے اوپر غار کا دہانہ بند ہوگیا تھا۔

Www.IslamicBooks.Website

(۱۰) دل کو اطمینان حاصل ہونا:

جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿الا بذکر اللہ تطمئن القلوب﴾ (سورہ رعد- ۲۸)

یاد رکھو اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔

(۱۱) نفس میں ایمان کا مزین ہونا اور کفر سے نفرت ہونا:

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿واعلموا ان فیکم رسول اللہ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم وکرہ الیکم الکفر والفسوق والعصیان اولئک ہم الراشدون﴾ (حجرات: ۷)

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول موجود ہیں اگر وہ تمہارا کہا کرتے رہے، تو تم بہت سے امور میں مشکل میں پڑ جاؤ گے، لیکن اللہ تعالی نے ایمان کو تمہارے لئے محبوب بنا دیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دے رکھی ہے اور کفر، گناہ اور نافرمانی کو تمہاری نگاہوں میں ناپسندیدہ بنا دیا ہے، یہی لوگ راہ یافتہ ہیں۔

اور یہ بات گذر چکی ہے کہ اللہ تعالی نے کس طرح حضرت یوسف

Www.IslamicBooks.Website

علیہ السلام کی نگاہ میں زنا، گناہ اور نافرمانی کو ناپسندیدہ بنادیا تھا اور ایمان کو محبوب بنادیا تھا، یہاں تک کہ قید میں جانا ان کے لئے اس بات سے زیادہ محبوب تھا کہ وہ حرام کا ارتکاب کریں۔

(۱۲) اہل اخلاص کی صحبت کا ملنا:

جیسے کہ صحابہ کرام کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی اور بعض صحابہ کو بعض کی صحبت حاصل ہوئی تھی۔

(۱۳) دنیا میں مشقتوں کا برداشت کرنا:

جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے اور آپؐ کے صحابہ نے صبر واستقامت کے ساتھ مشقتوں کو برداشت کیا۔

(۱۴) ایمان کے ساتھ خاتمہ:

اس کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں یہ ہے کہ ایک آدمی نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا پھر اخلاص کے ساتھ توبہ کرنا چاہا تو اللہ نے اس کی روح ایمان واخلاص کی حالت میں قبض کی۔

(۱۵) دعاؤں کا قبول ہونا:

اس کا بیان بھی مومن لڑکے کے قصے میں گذر چکا ہے اور اسی طرح تینوں غار والوں کے قصے میں بھی گذر چکا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

(۱۶) قبر میں نعمتوں اور خوشیوں کا حاصل ہونا:

اس کا بیان بھی حضرت براء بن عازبؓ کی اس طویل حدیث میں گذر چکا ہے جو قبر کے عذاب اور اس کی نعمتوں اور بشارتوں کے بارے میں ہے۔

ریاء کے نقصانات

(۱) امت کو شکست لاحق ہونا:

ہم نے وہ حدیث بیان کی ہے جس میں ہے کہ اخلاص سے امت کو نصرت و فتح حاصل ہوگی لہٰذا اگر اخلاص نہیں ہے تو شکست و بربادی لاحق ہوگی۔

(۲) آخرت میں عذاب:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فويل للمصلين، الذين هم عن صلاتهم ساهون، الذين هم يراءون ويمنعون الماعون﴾ (ماعون: ٤،٥،٦)

ان نمازیوں کے لئے افسوس ہے (اور ویل نامی جہنم کی جگہ) جو اپنی نماز سے غافل ہیں، جو ریاء کاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیز روکتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

اس سلسلے میں حضرت ابوہریرہؓ کی وہ طویل حدیث بیان کی جا چکی ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالی ریاء کاری کی وجہ سے شہید، قاری اور عالم کو جہنم میں ڈال دے گا۔

(۳) دنیا میں گمراہی میں زیادتی:

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿فی قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا﴾ (بقرہ: ۱۰) ان کے دلوں میں بیماری تھی، اللہ تعالی نے انہیں بیماری میں مزید بڑھا دیا۔

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ اہلِ کوفہ نے حضرت عمرؓ سے حضرت سعد بن ابی وقاص کی شکایت کی اور حضرت عمار کو ان پر حاکم بنانے کا مطالبہ کیا، انہوں نے یہ بھی شکایت کی کہ وہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے ہیں، حضرت عمرؓ نے انہیں بلایا اور کہا: اے ابواسحاق! یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم انہیں نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے ہو، حضرت سعد نے کہا: میں تو انہیں خدا کی قسم رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح نماز پڑھاتا ہوں اور اس میں کچھ کمی نہیں کرتا ہوں، میں ان کو عشاء کی نماز پڑھاتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں میں لمبا قیام کرتا ہوں اور بعد کی دونوں

رکعتوں میں ہلکا قیام کرتا ہوں، حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے ابو اسحاق! میرا گمان بھی تمہارے بارے میں یہی تھا، پھر حضرت عمرؓ نے ان کے ساتھ ایک آدمی یا کچھ آدمیوں کو کوفہ بھیجا تا کہ وہ اہل کوفہ سے حضرت سعد کے بارے میں پوچھیں، ان لوگوں نے ہر مسجد میں حضرت سعد کے بارے میں پوچھا، لوگوں نے ان کی تعریف کی، لیکن جب بنی عبس کی مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص کھڑا ہوا اس کا نام اسامہ بن قتادہ تھا اور کنیت ابوسعدہ تھی، اس نے کہا کہ اگر آپ لوگوں نے مجھ سے پوچھا ہی ہے تو میں کہوں گا کہ سعد لشکر کے ساتھ نہیں جاتے ہیں اور مال برابر تقسیم نہیں کرتے ہیں اور فیصلہ کرنے میں انصاف نہیں کرتے ہیں، حضرت سعدؓ نے کہا کہ خدا کی قسم میں اس شخص کے لئے تین چیزوں کی بددعا ضرور کروں گا ''اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور ریاء کاری اور شہرت ظاہر کرنا چاہتا ہے تو اسے لمبی عمر دے اور اس کے فقر کو لمبا کر دے اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر دے'' اس بددعا کے بعد جب اس آدمی سے حال پوچھا جاتا تو کہتا میں فتنوں میں مبتلا ایک بہت بوڑھا آدمی ہوں اور مجھے سعد کی بددعا لگ گئی ہے۔ عبدالملک بن عمر کہتے ہیں جنہوں نے اس واقعہ کو حضرت جابر بن سمرہ سے نقل کیا ہے کہ میں نے اس آدمی کو

www.IslamicBooks.Website

دیکھا کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کی دونوں پلکیں اس کی آنکھوں پر گرگئی تھیں اور راستے میں لڑکیوں سے چھیڑ خوانی کرتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

(۴) آسمان والوں کا ریاکار سے بغض رکھنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیلؑ کو بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ جبرئیلؑ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنے فلاں بندے سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، پھر سارے آسمان میں رہنے والے اس سے محبت کرتے ہیں پھر دنیا میں بھی لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اور جب کسی بندے سے نفرت کرتا ہے تو جبرئیلؑ کو بلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فلاں بندے سے بغض رکھتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو، چنانچہ جبرئیلؑ اس سے بغض رکھنے لگتے ہیں، پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی فلاں بندے سے بغض رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے بغض رکھو (پھر سارے آسمان میں رہنے والے اس سے بغض رکھتے ہیں) پھر دنیا میں بھی لوگ اس سے بغض رکھنے لگتے ہیں۔ (مسلم)

Www.IslamicBooks.Website

(۵) دنیا والوں کا اس سے بغض رکھنا:

اس کا بیان پچھلی حدیث میں گذر چکا ہے۔

(۶) دل میں قلق و پریشانی:

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿ومن أعرض عن ذكرى فان له معيشة ضنكا ونحشره يوم القيامة أعمى﴾ (سوره طه / ۱۲٤)

جو میری یاد سے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اس کو روز قیامت اندھا کر کے اٹھائیں گے۔

(۷) برے خاتمہ کی دھمکی:

اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة أويصيبهم عذاب أليم﴾ (نور / ٦٣)

سنو جو لوگ حکم رسول کی مخالفت کرتے ہیں انھیں ڈرتے رہنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا انھیں دردناک عذاب نہ پہنچے۔

Www.IslamicBooks.Website

(۸) مخلوق کے سامنے اس کی رسوائی:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ دنیا میں شہرت وریاکاری اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو مخلوقات کے سامنے رسوا کرے گا۔ (صحیح الترغیب)

Www.IslamicBooks.Website

چوتھی فصل

اخلاص کے بارے میں احادیث اور اقوال

اخلاص کے متعلق حدیثیں:

یہ حدیثیں ''صحیح الترغیب والترھیب'' سے لی گئی ہیں جن میں اخلاص کا بیان ہے اور ریا کاری سے خبردار کیا گیا ہے۔

۱۔ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی اور اس کو یاد رکھا، بہت سے علم والے فقیہ نہیں ہوتے، تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مؤمن کا دل خیانت نہیں کرتا، اللہ کے لئے عمل کو خالص کرنا، مسلمانوں کے ائمہ کے لئے خیر خواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا، اس لئے کہ ان کی دعائیں ان کو ان کے پیچھے سے گھیرے رہتی ہیں۔

۲۔ مصعب بن سعدؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے یہ خیال کیا کہ مال غنیمت میں ان کا حصہ اصحاب رسول میں سے اور

Www.IslamicBooks.Website

لوگوں کے مقابلے میں زیادہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی اس امت کو فتح و نصرت اس کے کمزوروں کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کی وجہ سے دیتا ہے۔

(۳) حضرت ابو درداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ دنیا اور دنیا کے اندر جو چیزیں ہیں ملعون ہیں سوائے ان چیزوں کے جن سے اللہ کی خوشنودی حاصل کی جائے۔

۴۔ حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس امت کو خوشخبری دے دو کہ وہ بجلی کی طرح چمکے گی اور زمین میں سر بلند و غالب اور فتحیاب ہوگی، پس ان میں جس شخص نے آخرت کا عمل دنیا کے لئے کیا اس کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

(۵) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنا عمل لوگوں کو سنائے گا تو اللہ تعالی اس کو لوگوں کے سامنے رسوا کرے گا اور اس کو حقیر و ذلیل بنا دے گا۔

۶۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ دنیا میں شہرت و ریاکاری اختیار کرے گا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کو اپنی امت کے سامنے رسوا کرے گا۔

(۷) ربیع بن عبدالرحمٰن بن ابوسعید الخدری اپنے باپ سے وہ انکے

Www.IslamicBooks.Website

دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور اس وقت ہم مسیح دجال کے بارے میں باتیں کررہے تھے، آپؐ نے فرمایا: کیا میں تم کو وہ چیز نہ بتادوں جو میرے نزدیک مسیح دجال سے بھی زیادہ خوفناک چیز ہے؟ ہم نے کہا: ضرور بتائیے اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا: شرک خفی اور وہ یہ ہے کہ آدمی نماز پڑھے تو اپنی نماز کو کسی کو دکھانے کے لئے مزین کرکے پڑھے۔

(۸) محمود بن لبید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نکلے اور فرمایا: اے لوگو! تم اپنے آپ کو پوشیدہ شرک سے بچاؤ، لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! پوشیدہ شرک کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: کہ آدمی نماز پڑھے اور اپنی نماز کو لوگوں کو دکھانے کے لئے خوب مزین کرکے پڑھے اسی کو پوشیدہ شرک کہتے ہیں۔

(۹) محمود بن لبید سے یہ بھی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں تمہارے اوپر شرک اصغر سے سب سے زیادہ ڈرتا ہوں لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! شرک اصغر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ریاء، اللہ تعالی جب لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا تو کہے گا کہ تم جاؤ ان لوگوں کے پاس جن کو تم دنیا میں عمل کرکے دکھاتے تھے اور

Www.IslamicBooks.Website

دیکھو کہ کیا تم ان کے پاس کوئی بدلہ پاتے ہو۔

(۱۰) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالی اولین و آخرین کو قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے تو ایک پکارنے والا پکارے گا کہ جو شخص اپنے عمل میں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے وہ اسی سے اپنے بدلے کا مطالبہ کرے، اس لئے کہ اللہ تعالی شرکاء میں شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہے۔

(۱۱) بنی کاہل کے ایک شخص ابوعلی سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسی اشعریؓ نے ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا اے لوگو! اس شرک سے ڈرو اس لئے کہ یہ چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ خفی ہے، پھر عبداللہ بن حزن اور قیس بن مضارب کھڑے ہوئے اور انھوں نے ان سے کہا کہ خدا کی قسم تم نے جو بات کہی ہے اس پر دلیل پیش کرو ورنہ ہم حضرت عمرؓ کے پاس ہر حال میں جائیں گے، انھوں نے کہا کہ میں دلیل پیش کرتا ہوں، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا تو فرمایا: اے لوگو اس شرک سے ڈرو اس لئے کہ یہ چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ خفی ہے، پھر آپ سے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم اس سے کیسے بچیں جبکہ یہ چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ خفی

Www.IslamicBooks.Website

ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تم یہ کہو "اللهم انا نعوذ بک من ان نشرک بک شیئاً نعلمه، ونستغفرک لما لا نعلمه" اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ تیرے ساتھ کسی کو شریک جان بوجھ کر ٹھہرائیں اور تجھ سے بخشش طلب کرتے ہیں اس شرک سے جس کو ہم نہیں جانتے۔

اخلاص کے بارے میں عمدہ اقوال:

(۱) جب نماز کی حالت میں تمہارے پاس شیطان آئے اور کہے کہ تم دکھارہے ہو تو نماز کو لمبی کردو۔

(۲) ایک شخص نے کہا: مجھے ایسا عمل بتاؤ جس کو میں ہمیشہ اللہ کے لئے کرتا رہوں تو اس سے کہا گیا کہ تم بھلائی کی نیت کرو، تم ہمیشہ عمل کرنے والے ہوگے خواہ عمل نہ کیا ہو اس لئے کہ نیت عمل کرتی ہے اگرچہ عمل نہ ہو۔

(۳) میں چاہتا ہوں کہ ہر چیز میں نیت کروں یہاں تک کہ اپنے کھانے پینے اور سونے میں بھی۔

(۴) مخلص وہ ہے جو اپنی نیکیوں کو چھپائے جیسے کہ وہ اپنی برائیوں کو چھپاتا ہے۔

(۵) اپنے اعمال میں اپنی نیت کو خالص رکھو تھوڑا عمل بھی تم کو کافی ہوگا۔

Www.IslamicBooks.Website

(٦) کام کرنے والوں کے لئے نیت کو خالص رکھنا ہر کام سے زیادہ ان پر گرفت رکھنے والا ہے۔

(۷) اخلاص عمل کو عیوب سے الگ کرتا ہے جیسے کہ دودھ گوبر اور خون سے الگ ہوتا ہے۔

(۸) اللہ تعالی مخلوقات کے عمل میں اخلاص چاہتا ہے۔

(۹) جس نے اپنے اخلاص میں اخلاص کا مشاہدہ کیا تو پھر اس کے اخلاص کو اخلاص کی ضرورت ہے۔

۱۰۔ اخلاص سے انسان ہمیشہ صرف اللہ کی طرف دیکھتا ہے اور مخلوق کی طرف دیکھنا بھول جاتا ہے۔

اخلاص اختیار کرنے اور ریاء سے بچنے کے بارے میں سلف صالحین کے اقوال:

یہ اقوال ابن مبارک کی کتاب ''الزھد'' سے لئے گئے ہیں۔

(۱) سفیان ثوری کہتے ہیں کہ صلف صالحین اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ ان کی شہرت اچھا کپڑا پہننے یا خراب کپڑا پہننے کیوجہ ہو کیونکہ دونوں حالتوں میں لوگوں کی نگاہیں اٹھتی ہیں۔

(۲) ابن جوزی حسن سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ

Www.IslamicBooks.Website

میں ابن مبارک کے ساتھ تھا، ہم لوگ پانی پلانے کی ایک جگہ پر پہنچے، لوگ وہاں پانی پی رہے تھے، ابن مبارک پانی پینے کے لئے اس کے پاس گئے، لیکن بھیڑ نے ان کو دھکا دے دیا، لوگ ان کو پہچانتے نہیں تھے، پھر جب وہ بھیڑ سے نکلے تو مجھ سے کہنے لگے کہ زندگی تو یہی ہے یعنی جہاں لوگ ہمیں نہ پہچانیں اور نہ ہماری تعظیم وتوقیر کریں۔

(۳) نعیم بن حماد سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک اکثر اپنے گھر میں بیٹھے رہتے تھے، تو آپ سے کہا گیا آپ کو وحشت نہیں ہوتی؟ تو آپ نے فرمایا: مجھے وحشت کیسے ہوسکتی ہے جبکہ میں نبی ﷺ کے ساتھ ہوتا ہوں۔

(۴) عبدۃ بن سلیمان کہتے ہیں کہ ہم ایک لشکر میں عبداللہ بن مبارک کے ساتھ بلاد روم میں تھے، ہمارے سامنے دشمن آگئے، جب دونوں صف آمنے سامنے ہوئے تو دشمن کا ایک آدمی نکلا اور اس نے مقابلہ کرنے کے لئے بلایا چنانچہ ایک آدمی اس سے مقابلہ کرنے کے لئے نکلا اور تھوڑی دیر میں اس کو ختم کر دیا، پھر دوسرا آدمی نکلا اس کو بھی اس نے ختم کر دیا، پھر تیسرا آدمی نکلا اس کو بھی اس نے قتل کر دیا، پھر اس نے مقابلے کی دعوت دی تو دشمن کی صف سے ایک آدمی نکلا اس نے پھر اس کو

Www.IslamicBooks.Website

بھی قتل کردیا۔لوگ اس کے پاس جمع ہو گئے اور میں بھی اس بھیڑ میں تھا وہ اپنی آستین سے اپنا چہرہ چھپانے لگا، میں نے آستین پکڑ کر کھینچا تو وہ عبداللہ بن مبارک تھے، انھوں نے مجھ سے کہا کہ اے ابوعمر! کیا تم بھی ان لوگوں میں ہو جو مجھے رسوا کررہے ہیں۔

(۵) مبارک کہتے ہیں کہ میں نے جعفر بن حیان کو کہتے ہوئے سنا کہ اعمال کا سرمایۂ بقا نیت ہے، آدمی اپنی نیت سے اس مرتبہ میں پہنچ جاتا ہے جہاں وہ اپنے اعمال سے نہیں پہنچتا۔

(٦) ایک حکیم کا کہنا ہے کہ اگر کسی مجلس میں آدمی بات کررہا ہو اور بات کرنا اس کو اچھا لگے تو وہ خاموش ہو جائے اور اگر خاموش ہو اور اس کو خاموش رہنا اچھا لگے تو بات کرنے لگے۔

(۷) مطرف بن عبداللہ الشخیر کہتے ہیں کہ میں سو کر رات گذاردوں اور نادم ہو کر صبح کروں یہ اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ میں نماز پڑھتے ہوئے رات گذاروں اور صبح اس حال میں کروں کہ میرے اندر خود بینی اور غرور پیدا ہو جائے۔

(۸) نعمان بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے عبیدہ رحمہ اللہ کو محلے کی مسجد میں کبھی نفل نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

Www.IslamicBooks.Website

(۹) عبداللہ بن مبارک، مبارک بن فضالہ سے روایت کرتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ لوگ قرآن جمع کر لیتے لیکن کسی کو احساس نہ ہوتا لوگ بہت سا علم حاصل کر لیتے لیکن لوگوں کو یہ احساس نہ ہوتا، لوگ اپنے گھروں میں لمبی نمازیں پڑھ لیتے اور زائرین گھر میں موجود ہوتے لیکن انھیں پتہ نہ چلتا، ہم نے ایسے لوگوں کو پایا ہے جو دنیا میں تنہائی میں عمل کرتے لیکن وہ کبھی ظاہر نہ ہوتا، مسلمان خوب دعائیں کرتے تھے لیکن ان کی آواز سنائی نہیں دیتی تھی، وہ تو ان کے اور ان کے رب کے درمیان صرف سرگوشی ہی رہتی اس لئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے

﴿ادعوا ربكم تضرّعاً و خفية﴾۔

(۱۰) جعفر بن حیان کہتے ہیں کہ حسن نے کہا کہ اس وقت تک بندہ خیر پر رہتا ہے جب تک وہ اللہ ہی کے لئے کہے اور اللہ ہی کے لئے عمل کرے۔

(۱۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی سنانے والے، دکھانے والے، اور تماشہ کرنے والے کا عمل قبول نہیں کرتا ہے اور دعا بھی اس شخص کی قبول کرتا ہے جو دل جمعی سے دعا کرے۔

Www.IslamicBooks.Website

MAKTABA
AL–DARUSSALAFIAH
6/8-HAZRAT TERRACE, SK. HAFIZUDDIN MARG,
BOMBAY - 400 008 (INDIA)
TEL:308 27 37/ 308 89 89, FAX: 306 57 10

Rs.45/-

Www.IslamicBooks.Website